جلد ۳۴ | ۱۲ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش | ۸ صفر ۱۳۶۵ ھ | ۱۲ جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

— آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا

— خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے خیر و عافیت ہے۔

— پرسوں بروز اتوار (۱۳ جنوری) کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "نجم الہدےٰ" کا امتحان مسجد اقصےٰ میں ہوگا۔ جملہ خدام و دیگر اصحاب مطلع رہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

مولوی عطاء اللہ صاحب ابن مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا چند روز سے بیمار اور داخل ہسپتال ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام اپنی اشاعت میں تلوار کا محتاج نہیں

اسلام کے منور چہرہ پر ایک بدنما داغ اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کا عیسائیوں نے لگا رکھا تھا۔ جو غیر مسلموں کے لئے اسلام سے تنفر کا باعث بن رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مسیح موعود دنیا میں آیا ہے۔ تاکہ دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دور کرے۔ اور اپنے حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اپنی اشاعت میں تلوار کا ہرگز محتاج نہیں۔ بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اسکے حقائق و معارف حجج و براہین اور خدا تعالےٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جاذبہ ایسی چیزیں ہیں۔ جو ہمیشہ اسکی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ تمام لوگ آگاہ رہیں۔ جو اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراض کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔ اسلام کی تاثیرات اپنی اشاعت کے لئے کسی جبر کی محتاج نہیں ہیں۔ اگر کسی کو شک ہو تو میرے پاس رہ کر دیکھ لے۔ کہ اسلام اپنی زندگی کا ثبوت براہین اور نشانات سے دیتا ہے"

(زندہ نبی اور زندہ مذہب صفحہ ۳۹)

ہمدردیٔ خلق

"منجملہ انسان کے طبعی امور کے جو اس کی طبیعت کے لازم حال ہیں ہمدردیٔ خلق کا ایک جوش ہے۔ قومی حمایت کا جوش بالطبع ہر ایک مذہب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اکثر لوگ طبعی جوش سے اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے دوسروں پر ظلم کر دیتے ہیں۔ گویا انہیں انسان نہیں سمجھتے۔ سو اس حالت کو خلق نہیں کہہ سکتے۔ یہ فقط ایک طبعی جوش ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ حالت طبعی کوؤں وغیرہ پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ کہ ایک کوے کے مرنے پر ہزارہا کوے جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ عادت انسانی اخلاق میں اس وقت داخل ہو گی۔ جبکہ ہمدردی انصاف اور عدل کی رعایت سے محل اور موقعہ پر ہو۔ اس وقت یہ ایک عظیم الشان خلق ہوگا۔ جسکا نام عربی میں مواسات اور فارسی میں ہمدردی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہٗ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ولا تھنوا فی ابتغاء القوم ولا تکن للخائنین خصیماً ولا تجادل عن الذین یختانون انفسھم ان اللہ لا یحب من کان خواناً اثیماً۔ یعنی اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کاموں میں کرنی چاہئے

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ صفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۲ ماہ صلح ۱۳۲۵ھ

مذہب میں جبر

(از ایڈیٹر)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تن تنہا ساری دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہونا اور پھر نہایت ہی شدید مخالفت کے باوجود ایک طرف مذہبی اور روحانی لحاظ سے دنیا میں غیر معمولی انقلاب پیدا کر دینا اور اپنے پیروؤں کو نہایت ادنیٰ حالت سے نکال کر تمام اخلاق حسنہ کا نمونہ بنا دینا اور دوسری طرف چند ہی سالوں میں تمام مخالفین کو شکست فاش دے کر سارے عرب کو فتح کر لینا اور بھیڑ بکریاں چرانے والوں کو غیر معمولی شان و شوکت کے ساتھ ایسا حکمران بنا دینا۔ کہ وہ ملکی سیاسی معاشرتی اور اقتصادی معاملات میں تمام دنیا کے راہ نما بن گئے۔ اور آج بھی ان کے تدبر اور سیاست دانی کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ دنیا کے لئے حیران اور ششدر کر دینے والا واقعہ تھا۔

اس بے مثال انقلاب اور اس غیر معمولی کامیابی میں خدا تعالےٰ کی خاص تائید اور نصرت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا جو بہت بڑا ثبوت ملتا ہے۔ اس پر پردہ ڈالنے کے لئے عیسائی مصنفین بڑے شدومد کے ساتھ یہ اعتراض کرتے چلے آئے ہیں کہ اسلام کی اشاعت میں تشدد کا دخل ہے۔ اور مسلمانوں کی غیر معمولی ترقی تلوار کی رہین منت ہے۔ پھر اس بنائے فاسد پر مسلمانوں کو وحشی۔ ظالم۔ درندے اور کیا کچھ قرار دیا جاتا ہے۔

اس الزام کا نہایت معقول اور مدلل جواب کئی طریق سے دیا جا چکا ہے۔ لیکن حال میں قدرت خداوند اس کا جو جواب خود معترضین کے ذریعہ پیش کر رہی ہے۔ وہ نہایت ہی مسکت ہے۔ اور اس کی بنا پر ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خدام پر مذہب کے بارے میں تشدد کرنے اور غیر مسلموں سے جبراً ان کا مذہب چھڑانے کا سراسر غلط اور بے بنیاد الزام لگانے والے آج اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں۔ کہ جاپان میں وہ کیا کر رہے ہیں۔ اور جاپانیوں کو ان کے مذہب سے دست بردار کرانے کے لئے کیا طریق اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اخبارات میں بڑے فخر کے ساتھ یہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ جاپان کے مختار کل جنرل میکارتھر نے اپنے خاص حکم کے ذریعہ جاپان کے سرکاری مذہب شنٹو ازم کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور اس کا اب حکومت کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہنے دیا۔ اس کے بعد نوروز کے موقعہ پر نام نہاد شہنشاہ جاپان ہیرو ہیٹو سے جو پیغام جاپانیوں کے نام جاری کرایا گیا ہے وہ یہ ہے۔

"ماہدولت اور ہماری رعایا کے درمیان جو تعلقات ہیں۔ وہ ہمیشہ باہمی اعتماد اور محبت پر مبنی رہے ہیں۔ نہ کہ اس جھوٹے تصور پر کہ جاپان کا شہنشاہ خدا ہے۔ یا جاپانی قوم دوسری نسلوں سے برتر ہے۔ اور دنیا بھر پر حکومت کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے"

اس اعلان پر جنرل میکارتھر نے اپنی خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔ اور ساری دنیا میں اسے پھیلایا گیا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ شنٹو ازم کا خاتمہ اور شاہ جاپان کی منصب الوہیت سے دستبرداری کیا عقلی و نقلی دلائل اور براہین کا نتیجہ ہے۔ یا جبر اور طاقت کا۔ ایک انسان کو درجہ الوہیت سے دستبردار کرنے کے لئے عیسائی جو دلائل پیش کر سکتے ہیں۔ وہ تو ظاہر ہی ہیں۔ جو لوگ خود ایک انسان یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کو الوہیت کا درجہ دیتے اور انہیں خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہوں۔ وہ کسی اور انسان کو اسی قسم کی گمراہی سے برضاء و رغبت کیونکر نکال سکتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ سب کچھ اسی طاقت اور قوت کی بنا پر عمل میں آرہا ہے۔ جس کے بل پر جنرل میکارتھر جاپان میں داخل ہوئے۔ اور جس کے بل بوتے پر جاپانیوں کے متعلق احکام پر احکام نافذ کر رہے ہیں۔ اور جاپانیوں کو سر مو سرتابی کی سکت نہیں۔

جاپان کے مصنوعی خدا کی اپنی الوہیت سے دستبرداری ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ جاپان میں انسان پرستی کا جو گناہ عظیم کیا جا رہا تھا۔ اس کا خاتمہ ہو گیا۔ بلکہ اس لئے بھی کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پورے ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ جس میں آپ نے بیان فرمایا ہے۔ کہ دنیا میں اتنی بڑی ہلاکت اور تباہی آنے والی ہے۔ کہ اس وقت کوئی "مصنوعی خدا" اپنے ماننے والوں کی کچھ بھی مدد نہ کر سکے گا۔ اور یہ سب کچھ آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔ پھر مزید خوشی اس بات کی ہے۔ کہ جاپانی خدا کو جس طریق سے بندہ بنایا جا رہا ہے اس سے یہ ثابت ہو رہا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مذہب کے بارے میں تشدد اور جبر کا الزام لگانے والے اور اسلام کی اشاعت کا ذریعہ تلوار قرار دینے والے آج خود اس جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور یہ سزا ہے۔ پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تشدد کا جھوٹا الزام لگانے کی۔

تحصیل بٹالہ کے فوجی ووٹران کے لئے

پنجاب اسمبلی کا الیکشن چند دنوں تک شروع ہونے والا ہے۔ گورنمنٹ کے پہلے اعلانات کے مطابق یکم فروری ۱۹۴۶ء سے ۱۵۔ فروری ۱۹۴۶ء تک پولنگ ہوگا۔ ابھی تک تفصیلی پروگرام شائع نہیں ہوا۔ جس کے شائع ہونے پر اسے اخبار میں بھی درج کر دیا جائے گا۔

فوجیوں کے ووٹ دینے اور چھٹی کے بارے میں تفصیلی ہدایات انڈین آرمی آرڈر ۴۵/S/۱۲۹ No اور آرمی انسٹرکشن انڈیا ۴۵/۹۹۸ No: مورخہ ۲۱ اور ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں دیگئی ہیں۔

تحصیل بٹالہ کے احمدی فوجی ووٹران نوٹ کر لیں کہ ملٹری کے محولہ بالا احکام کے مطابق وہ چھٹی کے لئے درخواست کر سکتے ہیں۔ لیکن چھٹی کی درخواست کے ساتھ ان کو ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر کا ایک سرٹیفکیٹ کمانڈنگ افسر کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ جس میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہو کہ ان کا نام اس حلقہ کی انتخابی فہرست میں موجود ہے۔ جن دوستوں کو اس بات کا علم نہ ہو کہ ان کا ووٹ اس حلقہ میں بنا بھی ہے یا نہیں تو ان کو اپنا نام۔ ولدیت اور قومیت لکھ کر نظارت ہذا کے شعبہ الیکشن (حلقہ قادیان) سے دریافت کر لینا چاہئے۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ جن ووٹران کے پتوں کا علم ہو سکے ان کو اس قسم کے سرٹیفکیٹ یہاں سے کر بھجوا دیئے جائیں۔ (ناظر امور عامہ)

قادیان کے ووٹران اسمبلی کو ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات یکم فروری ۱۹۴۶ء سے ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء تک ہو رہے ہیں۔ تفصیلی پروگرام ابھی تک گورنمنٹ کی طرف سے شائع نہیں ہوا جو شائع ہونے پر اخبار میں دیدیا جائیگا۔ جن دوستوں اور بہنوں کا ووٹ قادیان میں درج ہے۔ اور وہ اس وقت قادیان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ تاریخوں کا اعلان ہونے پر ضرور قادیان پہنچ جائیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر اپنا ووٹ دے سکیں۔ یہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہے۔ جس کے واسطے بہنوں اور بھائیوں کو خاص طور پر وقت نکال کر قادیان پہنچنا چاہئے۔ جو ووٹر قادیان میں مقیم ہیں انہیں بھی تاریخیں نوٹ کر لینی چاہئیں۔ تاکہ وہ ان تاریخوں پر قادیان سے باہر نہ جائیں۔ اگر کسی دوست کو یہ علم نہ ہو کہ قادیان میں اس کا ووٹ درج ہے یا نہیں تو وہ دفتر ہذا میں تشریف لا کر یا خط لکھ کر جس میں نام۔ ولدیت۔ اور قومیت درج ہو۔ دریافت فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

اخبار نویسی کے شائق نوجوانوں کی ضرورت

الفضل کے لئے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ ہو۔ مضمون نویسی کا شوق ہو۔ اور زود نویسی کی قابلیت پیدا کر سکتے ہوں تنخواہ قابلیت کے مطابق دی جائیگی۔ مستقل ہونے پر پہلا گریڈ ۴۰۔۳۔۶۵ ہوگا۔ قحط الاؤنس علیحدہ (ناظر دعوت و تبلیغ)

غیرمسلم حکومت کی اطاعت مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک جائز ہے

انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے خلاف کرنے والے یاجوج ماجوج ہیں (تفسیر ثنائی)

مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایک بیان

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مولوی ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"چوتھی تحریک ہمارے سامنے مودودی تحریک ہے۔ اپنی تحریک کے متعلق موصوف نے ایک رسالہ موسومہ دستور شائع کیا ہے۔ اس میں جو مضمون ہے وہ دو حصوں پر منقسم ہے۔ ایک حصہ اصلاح عقائد کے متعلق ہے۔ وہ تو گویا کتاب تقویۃ الایمان مصنفہ مولانا شہید قدس سرہ سے ماخوذ ہے۔ اس لئے کوئی مسلمان بالخصوص اہلحدیث اس کی مخالفت نہیں کرسکتا۔ دوسرا حصہ ان تعلقات کے متعلق ہے۔ جو ہندوستانیوں کو موجودہ حکومت سے ہیں۔ ان کے متعلق بانیٔ تحریک مودودی کا ارشاد ہے۔ کہ ہر قسم کے تعلقات حکومت سے توڑ دیں۔ مثلاً خطابات (خان بہادری وغیرہ) ترک کردیں۔ ملازمتیں چھوڑ دیں۔ وکالت کا پیشہ بھی ترک کردیں۔ بلکہ اسمبلی کی ممبری بھی چھوڑ دیں۔ الغرض پورا عدم تعاون کریں۔ ہمارے خیال میں یہ حصّہ قابل غور ہے۔ کیونکہ ہم قرآن مجید میں یہ پاتے ہیں۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کافر بادشاہ کے ماتحت انتظام سلطنت کرتے تھے۔ کسی ایک نبی کا فعل بھی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔"

(اہلحدیث ۱۶ر نومبر ۱۹۴۵ء ص۴)

ہمارا استدلال

خاکسار نے روزنامہ "الفضل" میں اس بیان کو "مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی دو سچی باتیں" کے عنوان سے درج کیا۔ اور لکھا۔ کہ

"اس اقتباس کے آخری جلی حصہ میں دو سچی باتیں بیان ہوئی ہیں (۱) یہ کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کافر بادشاہ سے تعاون کیا۔ اور اس کی سلطنت کا انتظام فرماتے رہے۔ (۲) انبیاء علیہم السلام میں سے ہر نبی کا فعل اسوہ حسنہ ہے۔ پہلی بات سے غیر احمدیوں کا یہ اعتراض ملیامیٹ ہوجاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک غیر مسلم سلطنت میں رہے۔ جب قرآن مجید نے اس اسوۂ حسنہ کو بیان فرمایا ہے۔ تو مسلمان کہلانے والے کا یہ اعتراض غلط ہے۔" (الفضل ۱۲ر دسمبر ۱۹۴۵ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب

توقع کی جاتی تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اب اس بارے میں کچھ نہ بولیں گے۔ مگر یہ توقع پوری نہ ہوئی۔ کیونکہ آپ نے تازہ "اہلحدیث" میں ہمارے مندرجہ بالا استدلال کو نادرست قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ مولوی صاحب کی پوری عبارت حسب ذیل ہے۔ لکھتے ہیں۔

"اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۴۵ء میں مولانا مودودی کے خطاب میں لکھا گیا تھا۔ کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کافر بادشاہ کے ماتحت انتظام حکومت کرتے تھے۔ اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ حکومت کافرہ کی ملازمت جائز ہے۔ اس پر اخبار الفضل ۱۲ دسمبر میں ایک قابل نامہ نگار نے اہلحدیث پر اعتراض کیا ہے۔ کہ غیر احمدی مسلمان مرزا صاحب پر جو اعتراض کرتے آئے ہیں۔ کہ مسیح موعود ایک غیر مسلم حکومت میں کیوں رہے۔ یہ اعتراض اہلحدیث کے اس فقرہ سے ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔ مطلب آپ کا یہ ہے کہ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام غیر مسلم حکومت میں رہے۔ ویسے ہی ہمارے مرزا صاحب بھی غیر مسلم حکومت میں رہے۔ تو اس میں کیا ہرج ہے۔ میں کہتا ہوں۔ یہ جواب غلط ہے۔ اس وجہ سے کہ مرزا صاحب نے انگریزوں اور دیگر اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج لکھا ہوا ہے (حمامۃ البشریٰ) حضرت یوسف علیہ السلام کی حکومت غیر مسلمہ یاجوج ماجوج نہ تھی۔ یاجوج ماجوج کے لئے قرآن مجید میں الفاظ مفسدون فی الارض آئے ہیں۔ پس اس لحاظ سے انگریزی حکومت بقول مرزا صاحب قضیہ مشروطہ عامہ کے حکم میں ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام والی حکومت غیرمسلمہ مطلقہ کے حکم میں تھی۔ مشروطہ عامہ پر جو حکم لگایا جائے۔ بسا اوقات مطلقہ عامہ اس کا متحمل نہیں ہوتا۔" (اہلحدیث ۴ر جنوری ۱۹۴۶ء)

اعتراض کا خلاصہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس عبارت سے عیاں ہے۔ کہ جہاں تک کافر حکومت کی اطاعت اس کی ملازمت اور اس کے ساتھ تعاون کرنے کا سوال ہے۔ مولوی صاحب اب بھی اسے جائز جانتے ہیں۔ اور قرآن مجید سے ثابت شدہ مانتے ہیں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ بیشک حضرت یوسف علیہ السلام ایک غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہے۔ اور ان کا یہ فعل اسوۂ حسنہ ہے۔ اس لئے مسلمان غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہ سکتے ہیں۔ اس کی ملازمت کرسکتے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ مولوی صاحب کے نزدیک بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انگریزوں کی غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہنا قابل اعتراض ہے۔ مولوی صاحب ہمارے اس بیان سے اتفاق نہیں کرتے۔ کہ "جیسے حضرت یوسف علیہ السلام غیر مسلم حکومت میں رہے ویسے ہی ہمارے حضرت مرزا صاحب بھی غیر مسلم حکومت میں رہے۔" اور اس اتفاق نہ کرنے کی وجہ مولوی صاحب نے اقتباس مندرجہ بالا میں یہ بیان کی ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت کی غیر مسلم حکومت کافروں کی حکومت تو تھی۔ مگر وہ یاجوج وماجوج نہ تھے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کے وقت کی غیر مسلم حکومت بقول حضرت مرزا صاحب یاجوج وماجوج ہے۔ اور یاجوج وماجوج کے متعلق قرآن مجید میں مفسدون فی الارض کے الفاظ آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے محض اپنی ہمہ دانی کے اظہار کے لئے اس جگہ مشروطہ عامہ ومطلقہ عامہ کے الفاظ بھی بے وجہ درج کرنے ضروری سمجھے تا اس طرح عوام الناس کی نظروں سے مولوی صاحب کے اس اعتراض کی رکاکت اور اس کا بودا پن مخفی رہ جائے۔ مولوی صاحب کا اشکال صرف اسی قدر ہے۔ کہ غیر مسلم کافر حکومت کی تو اطاعت نبی کرسکتا ہے جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرعون مصر کی غیر مسلم کافرہ حکومت کی اطاعت کی تھی۔ اور قرآن مجید نے ان کے اسوۂ حسنہ کو بیان فرمایا ہے۔ مگر اس زمانہ میں انگریزوں کی غیر مسلم حکومت کی اطاعت حضرت مرزا صاحب کے لئے جائز نہ تھی۔ کیونکہ وہ تو انگریزوں اور اقوام یورپ کو یاجوج وماجوج مانتے ہیں۔ اور قرآن مجید میں یاجوج وماجوج کے حق میں مفسدون فی الارض کے الفاظ آئے ہیں۔

کیا اعتراض دیانتداری پر مبنی ہے؟

اس اعتراض کا جواب درج کرنے سے قبل یہ واضح کرنا مناسب ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا ہمارے استدلال پر یہ اعتراض کرنا دیانتداری کے خلاف ہے، کیونکہ ہم نے مولوی صاحب کی عبارت مندرجہ اخبار اہلحدیث ۱۶ر نومبر ۱۹۴۵ء سے استدلال کیا ہے۔ اور اس عبارت میں انہوں نے مولوی مودودی صاحب کے مضمون کے اس حصہ کو جو "ان تعلقات کے متعلق ہے۔ جو ہندوستانیوں کو موجودہ حکومت سے ہیں" خلاف قرآن مجید قرار دے کر بتلایا ہے۔ کہ ہمیں انگریزی حکومت کی اسی طرح اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور اسی طرح کافر بادشاہ کے ماتحت انتظام سلطنت کرنا چاہیئے۔ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کرتے تھے۔ مقام غور ہے۔ کہ کیا مولوی صاحب اس بیان کے وقت انگریزوں کی کافرہ حکومت کو "مفسدون" سمجھتے تھے۔ یا "مصلحون"؟ اگر مودودی صاحب کو جواب دیتے وقت مولوی صاحب انگریزی حکومت کو "مصلحہ" نہ مانتے تھے۔ بلکہ "مفسدہ" جاننے کے باوجود اسکی اطاعت کو روا رکھتے تھے تو ہمارے استدلال پر اس بحث کو شروع کردینا کیونکر دیانتداری پر محمول ہوسکتا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ جانے دیجئے اس وقت کو جب مولوی صاحب نے مودودی صاحب کو جواب دیا تھا۔ مولوی صاحب اب ہی بتلائیں۔ کہ وہ عیسائیوں کی صلیب پرست حکومت کو افساد کرنے والی مانتے ہیں یا اصلاح کرنے والی؟ مولوی صاحب کو شائد یاد نہ ہو۔ اس لئے میں انہیں ان کا اپنا ہی مسلمہ نظریہ بتانے کے لئے خود ان کا حوالہ درج کرتا ہوں۔ مولوی صاحب لکھ چکے ہیں۔

"مسلمانو! جزیرہ عرب میں مشنریوں کا جانا یہ خاص علامت قرب ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جزیرہ عرب میں شیطان اس سے ناامید ہوچکا۔ کہ بجز اللہ سبحانہ کوئی دوسرا معبود پوجا جائے۔ لیکن آپس کی تحریش البتہ ہوگی۔ لیکن ساتھ اس کے یہ بھی فرمایا گیا۔

کہ قریب قیامت کے دجال بجز حرمین تمام جگہ عرب میں پہنچ جائے گا۔ پس اگر مشنریوں کا گزر جزیرہ عرب میں ہو تو یقین جانو کہ قیامت نہایت قریب ہے۔ اور بہت بڑا انقلاب ہونے والا ہے۔"

(اخبار اہلحدیث ۸ مارچ ۱۹۱۲ء)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب عیسائیوں کے مشنریوں اور ان کی سلطنت کو دجال اور دجالی سلطنت مانتے ہیں۔ اور بتا رہے ہیں کہ یہ دجال روئے زمین پر پھیلنے والا ہے۔ اسی پھیلنے والے گروہ کے متعلق ڈاکٹر اقبال کہہ گئے ہیں ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

(بانگ درا صفحہ ۳۳۴)

پس واضح ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال بتا کر از روئے قرآن مجید انگریزوں کی غیر مسلم حکومت کی اطاعت و تعاون کو جائز قرار دیا تھا۔ وہ اس وقت بھی اس حکومت کو شیطان دجال اور یاجوج و ماجوج کی حکومت مانتے تھے اور اب بھی مانتے ہیں۔ مگر ہمارے استدلال پر محض عوام الناس کی تغلیط کی خاطر یاجوج و ماجوج کا قصہ لے بیٹھے۔ اگر مولوی صاحب انگریزوں کو یاجوج و ماجوج نہیں مانتے تھے تو ان کے اپنے مسلمات کے رو سے حضرت مرزا صاحب کے ان کی اطاعت کرنے پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لحاظ سے بھی مولوی صاحب کا اعتراض دیانتداری پر مبنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کا جواب ان کے اپنے قلم سے

میرا خیال تھا کہ مولوی صاحب کے اس اعتراض کے جواب میں یاجوج و ماجوج کے متعلق سیر حاصل بحث کی جائے۔ مگر میں نے جونہی مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر ثنائی کھولی۔ تو اس میں مولوی صاحب کے قلم سے آج کے زیر بحث اعتراض کا نہایت واضح جواب موجود تھا۔ پس میں اب اسی کے درج کرنے پر اکتفا کرونگا۔

مولوی صاحب حدیث نبوی "فان منکم رجلاً ومن یاجوج وماجوج الف رجل" پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جب ایک کے مقابل پر یاجوج ماجوج ایک ہزار کے قریب یا پورے ایک ہزار ہوئے۔ تو جہنم کی تعداد تو انہی سے پوری ہو گئی پھر اور کسی کی کیا حاجت ہوگی۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ **یاجوج ماجوج سے مراد وہی لوگ ہیں جو مفسد ہیں جو حضرات انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے خلاف کرتے ہیں**۔ چنانچہ سورہ بقرہ کے شروع ہی میں مخالفین اسلام کو مفسد فرمایا ہے بلکہ مفسد کا بد وصف انہی میں حصر کر دیا ہے۔ ارشاد ہے۔ **الا انھم ھم المفسدون** سنو وہی مفسد ہیں۔ المفسدون معرف باللام ہے۔ جو خبر مبتدا کی ہے۔ علم معانی کا قاعدہ ہے۔ کہ خبر معرف باللام سے حصر حاصل ہوتا ہے۔ پس معنے اس جملے کے یہ ہوئے کہ فساد کے بد وصف کو مخالفین اور معاندین اسلام میں حصر کر دیا ہے۔ اور یاجوج ماجوج کی تعریف بھی مفسدون کے لفظ ہی سے فرمائی ہے۔ **نتیجہ ہوا۔ کہ یاجوج ماجوج مخالفین اسلام ہی کا نام ہے۔ خواہ کسی ملک کے باشندے اور کسی قوم کے ممبر ہوں**۔"

(تفسیر ثنائی جلد ۵ صفحہ ۶۹-۷۰)

ہر نبی کے منکر یاجوج ماجوج ہیں

مندرجہ بالا حوالہ میں مولوی صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ کہ "یاجوج ماجوج سے مراد وہی لوگ ہیں جو مفسد ہیں جو حضرات انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے خلاف کرتے ہیں"۔ اس تعریف کے رو سے ثابت ہے۔ کہ ہر نبی کے منکر مفسد اور یاجوج ماجوج ہوتے ہیں۔ پس اس طرح سے، حضرت یوسف علیہ السلام بھی جس حکومت غیر مسلمہ کی اطاعت کرتے رہے وہ بھی یاجوج ماجوج اور مفسد قرار پائیگی اور نتیجہ پھر وہی رہیگا کہ "جیسے حضرت یوسف علیہ السلام غیر مسلم حکومت (بقول مولوی ثناء اللہ صاحب یاجوج ماجوج کی حکومت) میں رہے ویسے ہی ہمارے مرزا صاحب بھی غیر مسلم حکومت میں رہے"۔ اعتراض تو بہر حال ملیا میٹ ہو گیا۔

عبارت بالا کے آخر میں مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "یاجوج ماجوج مخالفین اسلام ہی کا نام ہے۔ خواہ کسی ملک کے باشندے اور کسی قوم کے ممبر ہوں"۔ اس تعریف کے رو سے انگریز بھی یاجوج ماجوج قرار پائینگے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی مودودی صاحب کو انگریزوں کی اطاعت کی تلقین کر ہی چکے ہیں۔ نتیجہ صاف ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک غیر مسلم حکومت خواہ یاجوج ماجوج کی حکومت ہو اس کی اطاعت قرآن مجید کے رو سے جائز ہے۔ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے غیر مسلم حکومت کی اطاعت کی تھی۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس تفسیری اقتباس سے ان کا یہ تازہ ترین اعتراض بھی ملیا میٹ ہو گیا۔ کہ انگریزوں کو توضیح المرام میں یاجوج ماجوج کہا گیا ہے۔ جب مولوی صاحب کے نزدیک ہر نبی کی تعلیم کے خلاف کرنے والے یاجوج ماجوج ہیں۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے کافروں کی حکومت کی اطاعت کی تو بالفاظ دیگر حضرت یوسف علیہ السلام نے یاجوج ماجوج کی اطاعت کی۔ پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب لفظ یاجوج ماجوج کی آڑ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرنا چاہیں۔ تو یہی اعتراض مولوی صاحب کی اپنی تحریر کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی پڑے گا۔ کیا مولوی صاحب اب بھی سمجھے یا نہیں کہ آیت قرآنی **ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک** کے یہی معنے ہیں انہوں نے جو اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا وہی اعتراض ان کے مسلمات کے رو سے حضرت یوسف علیہ السلام پر وارد ہوتا ہے؟

سچے نبی پر اعتراض ہمیشہ غلط ہوتا ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ۱۷۔ نومبر کے اہلحدیث کے اقتباس میں آخری فقرہ یہ تھا۔ "کسی ایک نبی کا فعل بھی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے"۔ اس کے ذکر پر میں نے الفضل ۱۲۔ دسمبر میں لکھا تھا۔

"مولوی صاحب نے دوسری بات یعنی کسی ایک نبی کا فعل بھی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے میں یہ قانون تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جو اعتراض کسی سابق نبی پر وارد ہوتا ہو وہ غلط ہے۔ کیونکہ ہر نبی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کو چیلنج فرمایا ہے۔ کہ مجھ پر کوئی ایسا اعتراض تم نہیں کر سکتے جو پہلے کسی نبی پر وارد نہ ہوتا ہو۔ یہ معیار صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرکھنے کے لئے بہترین معیار ہے"۔

اس استدلال پر مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"الفضل کے قابل نامہ نگار نے دوسری بات یہ کہی ہے۔ کہ ہمارے مرزا صاحب نے یہ کہا تھا کہ مجھ پر کوئی اعتراض ایسا نہ کرو جو پہلے نبیوں پر بھی وارد ہوتا ہو۔ بے شک ہم ایسا اعتراض نہیں کرتے اور نہ کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ پس آپ ہوشیار ہو کر اور سینے پر پتھر رکھ کر سنیئے ہم صرف ایک ہی بات کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب قادیانی کے وعدے محبوبہ سعاد سے بڑھ کر نہ تھے جس کی بابت اس کے عاشق صادق نے کہا ہے۔ ؎

لا یغرنک ما منت وما وعدت
ان الامانی والاحلام تضلیل

یعنی میری محبوبہ سعاد جو وعدہ کرے اس سے فریب نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اس کے وعدے سراسر جھوٹ اور اغلاط کے طومار ہوتے ہیں۔ قادیانی ممبرو! کیا اس اصول کو پختہ پکڑ کر ہمارے سامنے آ سکتے ہو؟ ہمارا دعویٰ ہوگا کہ آپکے پیر و مرزا صاحب قادیانی میں یہ وصف کمال درجہ پر تھا"۔ (اہلحدیث ۵ جنوری ۱۹۴۶ء)

اس عبارت میں مولوی صاحب نے اصول کو سچا تسلیم کر لیا ہے۔ البتہ اپنے پرانے مخصوص انداز تحریر کو قائم رکھتے ہوئے یہ اعتراض کیا ہے کہ "ہم صرف ایک ہی بات کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے وعدے محبوبہ سعاد سے بڑھ کر نہ تھے"۔

کفار و منافقین کے نقش قدم پر

اس اعتراض کے وقت جو محض ایک غیر مقبول دعوے سے غالباً مولوی صاحب کا خیال ہوگا۔ کہ انہوں نے اچھوتا اعتراض کر دیا ہے۔ حالانکہ یہی بات اور انہی الفاظ میں ان سے پہلے کفار اور منافق انبیاء علیہم السلام سے کہہ چکے ہیں۔ اور تو اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کے منافق اور دشمنوں نے یہی اعتراض کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذ یقول المنافقون والذین فی قلوبھم مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا (احزاب ع ۲) اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسکی تفسیر میں لکھا ہے:۔

"یہ وہی وقت تھا جب منافق یعنی بے وفا دو رخے ظاہری مومن اور باطنی کافر اور وہ لوگ جنکے دلوں میں ضعف ایمان وغیرہ کا مرض تھا بے اختیار منہ سے کہتے تھے کہ اللہ اور اسکے رسول نے جو فتح و نصرت کے وعدے ہم سے کئے تھے وہ محض دھوکہ اور ابلہ فریبی تھے۔ بھلا اگر سچے ہوتے تو ہماری یہ گت کیوں ہوتی جو ہم دیکھ رہے ہیں کہ کھانے کو دانہ نہیں پینے کو پانی نہیں اوڑھنے کو کپڑا نہیں"۔ (تفسیر ثنائی جلد ۶ صفحہ ۱۲۷)

مولوی صاحب خدارا سوچیں۔ کہ انہوں نے جو غلط اور بے ثبوت الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگایا۔ کہ ان کے وعدے اور پیشگوئیاں پوری نہ ہوتی تھیں۔ کیا یہی ناپاک الزام منافقین نے اللہ اور اس کے رسول پر نہ لگایا تھا؟

حضرت ہود علیہ السلام کے منکرین نے کہا تھا۔ قالوا یاھود ما جئتنا ببیّنۃ وما نحن بتارکی الھتنا عن قولک وما نحن لک بمؤمنین۔ (سورہ ہود) اس کی تفسیر میں مولوی صاحب نے لکھا ہے:۔

"نالائق بجائے تسلیم اور اطاعت کے یوں بولے۔ اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی روشن دلیل تو لایا نہیں۔ جس سے ہم اپنی رسوم اور سابقہ مذہب کو چھوڑ دیں۔ صرف تیرے کہنے سے تو ہم اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑنے کے۔ اور نہ ہی ہم صرف تیرے کہنے سے تیری مانیں گے۔ تعجب ہے۔ کہ کل دنیا ایک طرف ہے۔ اور تو اکیلا ایک طرف۔ یہ دیوانہ پن نہیں تو کیا ہے۔" (تفسیر ثنائی جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

ان دونوں حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو ہمیشہ ہی ان کے منکر یہ کہتے رہے ہیں۔ کہ ان کے وعدے پورے نہیں ہوتے۔ ان کے وعدے سعادت کے وعدے محض دھوکہ اور فریب ہیں۔ ان کے پاس اپنے دعاوی کے لئے کوئی دلیل اور معقول وجہ موجود نہیں۔ پس ثابت ہؤا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس جگہ بھی سابق مکذبین و منکرین کے قدم پر ہی پاؤں رکھا ہے۔ کیا یہ واقعہ مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے عبرت کا موجب نہ ہوگا۔ اور وہ آئندہ کے لئے اس طریق تکذیب سے اجتناب اختیار نہ کریں گے؟ اس جگہ پھر ایک دفعہ اس حقیقت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ جو پہلے کسی مسلّم صادق نبی پر وارد نہ ہوتا ہو۔ بنا بریں معترضین کے جملہ اعتراضات باطل ہیں۔ اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار ابو العطا جالندھری)

دارالامان سے الوداع

قادیان دارالامان کی پاک بستی ہمارے لئے ارض جنت ہے۔ کیونکہ ہمارے حقیقی محبت سے آشنا دلوں کو اطمینان حاصل ہو سکتا ہے تو دارالامان میں۔ اس کی پاک زمین اور نور سے بھرے ہوئے آسمان۔ اس کے ایمان پرور ماحول اور اس کی مطہر فضاؤں میں ہی ہماری روحوں کو حقیقی راحت حاصل ہو سکتی ہے۔

دارالامان! تو ہی وہ بابرکت مقام ہے۔ جہاں خدا کا مسیح نازل ہؤا۔ اور جہاں سے علم و عرفان کا ایک ایسا چشمہ پھوٹا۔ جو آج ساری دنیا کو سیراب کرنے کے لئے اس کے طول و عرض میں بہتا چلا جا رہا ہے۔ تیری ہی پاک سرزمین پر وہ آب حیات برسا۔ جس سے دنیا صدیوں تک بلکہ رہتی دنیا تک پیاس بجھاتی رہے گی۔ خدا کا نور آج تیری دیواروں پر چمکا۔ اور دنیا کی آئندہ زندگی کا پیغام تجھ میں ہی نازل ہؤا۔ تو یقیناً ہمیں بہت محبوب ہے۔ ہمارے دل آج تیری دیواروں سے لٹک رہے ہیں۔ اور ہماری روحیں آج تیری پاکیزہ فضاؤں میں حقیقی راحت حاصل کر رہی ہیں۔ ہماری زندگیوں کا حقیقی نشاط آج تجھ سے وابستہ ہے۔

اس محبوب بستی سے ہم اپنے خدا کی رضا اور اپنے آقا کی منشاء کے ماتحت ظاہری مسافت کے لحاظ سے دور اور بہت دور چلے جا رہے ہیں۔ نہیں معلوم کب تک کے لئے۔ اور کیا معلوم ہمیشہ کے لئے۔ مگر ہم جدائی کی اس قدر پرسوز گھڑیاں اپنے اوپر وارد کر رہے ہیں۔ تو اسی کی خاطر۔ ساری دنیا میں اس کی عظمت قائم کرنے کی خاطر۔ وہ آب حیات جس نے اس کی سرزمین کو ہمیشہ کے لئے سیراب کر دیا۔ ساری دنیا کو اس سے سیراب کرنے کی خاطر۔ وہ نور جس نے اس کے ذرہ ذرہ کو منور کر دیا۔ ساری دنیا میں اس نور سے اجالا کرنے کی خاطر۔ ہماری روح اس ظاہری دوری سے یقیناً گوناں کرب میں ہے۔ لیکن یہ پاکیزہ ایمان افروز مقاصد ہمارے اس درد کے لئے وجہ تسلی ہیں۔

دارالامان! تو ہمیں یقیناً بہت محبوب ہے۔ اس لئے کہ ہر وہ شے اور وجود جو ہمیں محبوب ہے۔ تو اپنی گود میں لئے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تیری عظمت اور محبت ہمارے دلوں میں ہے۔ اے قادیان کی پاکیزہ بستی! ہم نہایت ہی حزیں اور غمگین دلوں کے ساتھ تجھ سے الوداع ہو رہے ہیں۔ اپنے پیارے آقا و مولیٰ مسیح اور مہدی کے مقدس مدفن سے الوداع ہو رہے ہیں۔ ان تمام شعائر اللہ سے الوداع ہو رہے ہیں۔ جو خدا کے زندہ ہونے اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ خاندانِ مقدس کے افرادِ مطہرہ۔ شجر طیبہ کے پاکیزہ اثمار سے الوداع ہو رہے ہیں۔ صحابہ کرام کی پاکیزہ جمعیت سے الوداع ہو رہے ہیں۔ احباب ایمان و اخلاص سے الوداع ہو رہے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر اپنے محسن و مشفق محبوب آقا سے الوداع ہو رہے ہیں۔ اس کی ایک ایک سانس پر ہم میں سے ہر ایک کی زندگی قربان ہو۔ جس کی حسین یاد ہمیشہ ہمارے ویران لمحات کو آباد کرتی رہے گی۔ اپنے اس "نور آتا ہے نور" کے مصداق مخدوم کی روح پرور یاد ہمیشہ ان خدام کے ایمان پسند قلوب میں ایک نیا نور اور جلا بھرتی رہے گی۔ اور ہمارے محبت شعار جذبات میں ایک نئی افزائش اور حرکت پیدا کرتی رہے گی۔ انشاء اللہ۔

ہم اپنے پیارے آقا سے الوداع ہو رہے ہیں۔ انتہائی کرب کے ساتھ۔ انتہائی حزن کے ساتھ۔ لیکن مومن کی آخری نظر اپنے خدا پر ہوتی ہے۔ اور اس کا آخری اطمینان اس کا معبود ہوتا ہے۔ وہ اپنی آخری تسکین کے لئے اپنے مسجود کے آگے ہی گرتا ہے۔ اور اسی کے حضور اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔

اے ہمارے پیارے خدا! اور ہمارے پیاروں کے پیارے خدا!! تیری خاطر اور تیرے ہی نام پر جن محبوب وجودوں سے ہم جدا ہو رہے ہیں۔ ہم اس جدائی کی تڑپ اب اس طرح سکون میں بدلتے ہیں۔ کہ ہم تیرے حضور ان کے لئے دعا کریں کہ تو دارالامان کی پاک بستی کی ظاہری اور باطنی عظمت اپنے نام اور اسلام کی خاطر دنیا کے شہر و دیار پر قائم فرما دے۔ تیرے مسیح کے مدفن مقدس پر ہر گھڑی ملائکہ کا نزول ہوتا رہے۔ اور تو خود اس پر اور اس کے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ہر آن درود و سلام بھیج۔ احمدیت کی صداقت کے جو نشانات تو نے قائم فرمائے ہیں: رہتی دنیا تک ان کو اور ان کے تقدس کو قائم رکھ۔ خاندان مقدس کے ایک ایک فرد میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعاؤں اور اپنے وعدوں کو ہمیشہ پورا فرما۔ صحابہ کرام کو لمبے عرصہ تک ان فیوض کے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ جو انہوں نے بلا واسطہ تیرے مسیح سے حاصل کئے۔ احباب ایمان و اخلاص کی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ تیری رضا میں صرف ہو۔ انجام بخیر کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوں۔ اور راضیۃ مرضیۃ تیرے حضور میں حاضر ہوں۔ پھر سب سے بڑھ کر ہمارے محبوب آقا کو طویل ترین باصحت زندگی عطا فرما۔ ہمارے اس مقدس سالار نے جن پاکیزہ مہمات کو شروع فرمایا ہے۔ وہ خود ان کو کامیابیوں تک لے جائے۔ ہر میدان میں فتح و ظفر اس کے ہم رکاب ہو۔ احمدیت کی ترقی اور اسلام کی عظمت کے تمام وعدوں اور ارادوں کو اس کے وجود مبارک میں پورا فرما۔ تو اپنے اس مظہر کو ایسی قدرت اور طاقت عطا فرما۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے ساری دنیا میں تیری وحدت۔ اسلام کی شوکت۔ قرآن کی فوقیت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اور مسیح پاک کی عزت قائم کر دے۔ اے خدا یہی حسین یاد اور عاجزانہ دعائیں ہمارے لئے سرمایۂ حیات ہوں۔

ہمارے آقا! الوداع! دارالامان الوداع!

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن امیر قافلہ عازم انگلستان

جزائر شرق الہند کے احمدی مجاہدین خدا کے فضل سے بخیریت ہیں

مگر سخت خطرات درپیش ہیں

بندہ حال ہی میں سماٹرا اور سنگاپور سے واپس آیا ہے۔ پاڈانگ شہر میں مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ سے ملاقات ہوئی۔ مولوی صاحب محترم جسمانی صحت کے لحاظ سے بعافیت ہیں۔ اور ان کے اہل و عیال بھی بخیریت ہیں۔ مگر ملکی حالات جناب مولوی صاحب موصوف کے لئے خصوصاً اور جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے عموماً بہت خطرناک ہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر دعائیں فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے جناب مولوی صاحب اور جماعت احمدیہ سماٹرا کو محفوظ رکھے۔

سنگاپور میں مکرمی جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سلسلہ احمدیہ سے ملاقات ہوئی۔ گذشتہ ایام میں مولوی صاحب مکرم سخت بیمار رہے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کافی حد تک آرام ہے۔ گو کلی صحت ابھی نہیں ہوئی۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے بھی دعا فرماویں۔ علاوہ ازیں سنگاپور میں حالات کچھ بگڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ کمیونسٹ پارٹی کے لوگ ٭

٭ بہت فتنے پھیلا رہے ہیں۔ اور پبلک کو کئی طریق سے تکالیف پہنچا رہے ہیں۔ اور جو شخص بھی کسی رنگ میں ان کی مخالفت کرتا ہے۔ اس کو قتل کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ان حالات میں مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز اور تمام احباب جماعت محتاج دعا ہیں۔

(خاکسار محمد عبد الکریم عفی عنہ)

مخلصین جماعت کے اپنے پیارے امام کے حضور اخلاص نامے

بارہویں سال کے چندہ تحریک جدید میں قابل تعریف اضافے

سید اختر احمد صاحب پٹنہ کالج سے تحریر فرماتے ہیں۔

حضور کی ذات بابرکات وہ کشش رکھتی ہے۔ کہ ہم جیسے کمزوروں سے بھی قربانی کرا لیتی ہے۔ میں نے گیارہویں سال کا وعدہ قرض لے کر پورا کیا۔ کیونکہ ۱۹۴۵ء مالی لحاظ سے میرے لئے سخت تکلیف دہ تھا۔ ۱۹۴۶ء میں اللہ تعالےٰ تنگی دور فرمائے بارہویں سال کا وعدہ گیارہویں سال سے زیادتی کے ساتھ ۳۰۷ روپیہ کا پیش حضور ہے۔ حضور کا جان بخش خطبہ پڑھکر اضافہ سے وعدہ کرنا ہمارا پہلا فرض ہے۔ پیارے امام! ڈاکٹر زبیر صاحب لکھنوی نے انصار کا نمونہ پیش کیا۔ پیارے آقا! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت واقعی مثیل صحابہ کرام ہے۔ انصار نے کہا تھا۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے۔ دائیں بھی لڑیں گے۔ بائیں بھی لڑیں گے۔ دشمن ہماری لاشوں کو بغیر روندے حضور تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر مسیح دوران کے مثیل حضرت مصلح موعود کی تحریک پر ہم صرف شرط کی پابندی کریں۔ تو پھر صحابہ کرام کے مقام کو کہاں پہنچ سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ڈاکٹر زبیر صاحب کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے مخلصین جماعت احمدیہ کی آگے بڑھ کر نمائندگی کی۔ میرے آقا! ہماری جانیں۔ ہمارے خاندانوں کی جانیں۔ اور ہمارے مال پہلے بکیں گے۔ اور ہم سب حضور کے قدموں پر فدا۔ اسلام۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاطر نثار ہو جائیں گے۔ خدا نہ کرے کہ وہ وقت آئے۔ کہ ہمارے محبوب امام حضرت مصلح موعود کی ذات بابرکات اور ان کے خاندان کو کوئی دکھ پہنچے۔ اے اللہ ہمیں استقامت صحیح اور اعلےٰ ایمان عطا فرما۔ ہم وہ نہیں جو یہ کہیں۔ کہ جاؤ۔ تم اور تمہارا رب لڑ کر ہمارے لئے فتح حاصل کرو۔ بلکہ بفضلہ تعالیٰ مسلمان ہیں۔ ہم بھی صحابہ کی طرح حضور کے آگے لڑینگے پیچھے لڑینگے۔ دائیں لڑینگے۔ بائیں لڑینگے۔ تا آنکہ اسلام کو فتح حاصل ہو۔ ہم حضور کے گرد پروانوں کی طرح نثار ہو جائینگے۔ انشاء اللہ۔ حضور ہماری استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے اور مقدس امام کی عمر دراز کرے۔ وہ تحریکیں کرتا جائے اور ہم اس پر لبیک کہتے چلے جائیں۔ یہ اسلام کی آخری اور بڑی جنگ ہے۔ اسلام زندہ باد۔

(۲) چوہدری مہتاب الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس ضلع جھنگ نے گیارہویں سال ۱۳۰ روپے کے پیش کئے تھے۔ بارہویں سال میں حضور کا زندگی بخش خطبہ پڑھ کر اپنا وعدہ ۲۵۰ کا پیش کیا۔ اور اسکے ہی یہ رقم بھی ادا کر دی تا السابقون الاولون کی فہرست میں جو ۱۳ مارچ کو حضور کے پیش ہو گی۔ آ جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۳) میاں محمد احمد خان صاحب کوٹھی دارالسلام قادیان نے لکھا ہے۔ میری طرف سے اور میرے اہل وعیال کی طرف سے گیارہویں سال کی رقم ۵۲۸ پر دس فی صدی اضافہ سے ۵۸۱ کا وعدہ پیش ہے۔

(۴) حافظ محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر تلونڈی ضلع جالندھر لکھتے ہیں۔ حضور کا بارہویں سال کا خطبہ ملا۔ گیارہویں سال میں نویں سال کے برابر ۶۰ روپیہ کا وعدہ پیش کیا تھا۔ جو کمی ایمان یا نفس کی غفلت کی وجہ تھا۔ اس پر تمام سال پریشان رہا۔ اب خدا کے فضل سے گیارہویں سال کے وعدہ کو دسویں سال سے جو کہ ۱۱۰ تھا بڑھا کر ۱۱۳ کرتا ہوں۔ بقایا ۱۵۳ روپیہ بارہویں سال کا ۱۱۵ روپیہ کرتا ہوں۔ ۱۶۸ روپیہ حضور منظور فرمائیں۔

(۵) بابو عبد الرحیم صاحب نوشہرہ ککے زئیاں لکھتے ہیں۔ باوجود ایک لمبے عرصہ سے بیمار رہنے اور لمبی رخصت پر ہونے کے اور مالی حالت کی خرابی کے حضور کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ سے حضور خاکسار کا وعدہ گذشتہ سال سے ۳ روپیہ اضافہ سے ۶۳ منظور فرمائیں۔ یہ رقم انکی سوا ماہ کی آمد کے برابر ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء کیا آپ نے اپنا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر بھیجا ہے اگر نہیں تو انتظار کس بات کا ہے فوری وعدہ لکھکر اپنے امام کے حضور ارسال فرمائیں۔ یا اپنے سکرٹری تحریک جدید کو لکھوا کر اطلاع دیں۔ برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ایبے سینیا میں تبلیغ احمدیت

عید الفطر کے اجتماع میں ایک احمدی کی تقریر

ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

گوندر مقام جو شمال مغربی ایبے سینیا کا دار السلطنت ہے۔ یہاں عید الفطر کے روز جبکہ مسلمان حبشی اور عرب کثرت سے نماز میں شامل ہوئے۔ خاکسار کو تبلیغ کا اچھا موقعہ مل گیا۔ الحمد للہ۔ خاکسار چونکہ یہاں اکیلا احمدی ہے۔ اکیلے ہی نماز کی دو رکعت پڑھکر خطیب جامع مسجد سے جو میرا دوست ہے اجازت حاصل کی۔ اور دس فٹ بلند ممبر پر کھڑے ہو کر جس پر دو جھنڈے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سنہری حروف سے سجائے گئے تھے۔ عربی زبان میں تقریر کی۔ عید الفطر اور رمضان کی حکمت مختصراً بیان کی۔ اور بتایا۔ کہ حقیقی عید تب ہی ہو سکتی ہے۔ جبکہ مختلف قوموں کے آپس کے تعلقات درست ہوں۔ اور بندے اور خدا کے آپس میں حقوق پورے طور پر ادا کئے جائیں۔ یہ حقوق اللہ تعالےٰ کے انبیاء آکر بیان کرتے ہیں۔ اور بگڑی ہوئی دنیا کو آکر سنوارتے ہیں۔ فی زمانہ مسلمانوں کی ابتر حالت بیان کر کے احادیث سے بتایا۔ کہ یہی وقت اسلام کی دوبارہ حیات کا ہے اور یہ کہ آنے والا مسیح موعود و مہدی موعود قادیان کی سرزمین میں ظاہر ہو چکا۔ بڑے بڑے اقتداری معجزات اور جلالی نشان جو حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں ظاہر ہوئے کھول کھول بیان کئے۔ مثلاً جماعت احمدیہ کا چار دانگ عالم میں پھیل جانا۔ عیسائیت کی موت اور لنڈن اور مغربی افریقہ و امریکہ میں عیسائیوں کا قبول اسلام۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کا پورا ہونا جس میں حضور نے فرمایا۔ کہ انگلستان میں لیکچر کیا گیا۔ اور بعد ہ سفید پرندے میرے ہاتھ آئے۔ تعبیراً فرمایا۔ کہ انگلستان کے سفید عیسائی باشندے ایک وقت میرے ذریعہ اسلام قبول کرینگے۔ خاکسار نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ اس علاقہ میں جو جھیل تانا کے قریب واقعہ ہے۔ اور دریائے نیل ازرق کا منبع ہے۔ جسے پچھلے زمانوں میں کسی کو خبر نہیں تھی۔ یا خبر تھی تو شاذو نادر کسی کو اسے دیکھنے کا موقعہ ملا ہوگا۔ اور غیر ممکن خیال کیا جاتا تھا۔ کہ دس دس ہزار فٹ بلند پہاڑوں کے درمیان جو منبع واقع ہے۔ اسے دیکھا جاسکے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے یہاں بھی اپنا نشان ظاہر کیا۔ کہ پانچ آدمیوں کو جن میں عرب اور حبشی مسلمان شامل ہیں۔ خوابوں میں دکھایا۔ کہ مسیح مہدی ہندوستان کی زمین میں ظاہر ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کے نام جنہیں خوابیں آئی ہیں یہ ہیں:۔ (۱) الشیخ عمر حسین سوڈانی حبشی۔ عربی کے اچھے عالم ہیں۔ (۲) علی حکیم عبدہٗ۔ نوجوان حبشی مسلمان نہایت مخلص عربی کے عالم اور تاجر ہیں۔ (۳) السید حسین الحرامنی عرب تاجر ہیں۔ (۴) السعید اسماعیل موٹر ڈرائیور۔ (۵) سراج عبد اللہ۔

خوابیں مختلف اوقات میں مختلف رنگوں میں آئیں۔ مثلاً کثرت سے لوگ خوشیاں منا رہے ہیں۔ باغ اور وسیع زرخیز زمین ہے۔ عیسائی اور مسلمان ہر دو کہہ رہے ہیں۔ کہ الحمد للہ ہماری زندگی میں مسیح مہدی ظاہر ہو گیا۔ ایک نے دیکھا کہ بادشاہ سلامت ہیلی سلاسی کا دربار ہے۔ اور وسیع میدان میں کثرت سے لوگ جمع ہیں۔ میں دو سفید گھوڑوں کی گاڑی پر سوار ہوں۔ اور کہہ رہا ہوں۔ ظہر المہدی۔ ظہر المہدی۔ من شاء فلیؤمن من شاء فلیکفر۔ یہاں کثرت سے عربی بولنے والے حبشی اور عرب رہتے ہیں۔

خاکسار نے پبلک کو بتلایا۔ کہ یہ عجیب نشان ہے۔ کہ جس ملک میں میں گیا ہوں۔ اور لوگوں کو مسیح موعود مہدی کی خبر سنائی ہے اور کثرت سے حضور کی کتابوں کی اشاعت کی ہے۔ وہیں لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ بتلایا گیا۔ کہ یہ صحیح ہے کہ مہدی مسیح ہندوستان میں ظاہر ہو گیا۔

قرآن کریم کی آیات سے وفات عیسےٰ ثابت کی اور نبوت کا سلسلہ جو ظلی طور پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے تا قیامت جاری ہے۔ پیش کیا۔۔۔

حضرت بابا نانک صاحب اسلام کی حالت میں مکہ معظمہ گئے

(۲)

خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "مکہ یا کعبہ گھومنے کا خیال سکھوں میں کیسے پیدا ہوا؟" الفضل ۶ دسمبر ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کے متعلق لاہور سے ایک سکھ دوست نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک چھٹی ارسال کی ہے۔ اور اس کا جواب "الفضل" میں شائع کرنے کے لئے کہا ہے۔ جو پیش کیا جاتا ہے۔ آپ نے اپنی چھٹی کی ابتداء مندرجہ ذیل الفاظ سے کی ہے۔

" الفضل کے ۶ دسمبر کے پرچہ میں صفحہ ۵ پر ایک مضمون اس عنوان سے شائع کیا گیا ہے "مکہ یا کعبہ گھومنے کا خیال سکھوں میں کیسے پیدا ہوا؟" اور ساتھ ہی اس صفحہ کے آخر میں یہ الفاظ درج کئے گئے ہیں "حضرت بابا نانک صاحب کفر کی حالت میں کعبہ تشریف نہیں لے گئے تھے۔ بلکہ اسلام کی حالت میں حج کی نیت سے گئے تھے۔ یہ بات سکھ کتب سے ثابت ہے۔

کعبہ گھوما تھا یا نہ گھوما تھا اس سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔ البتہ اس بات پر مجھے اعتراض ہے۔ کہ باباجی اسلام کی حالت میں مکہ یا کعبہ تشریف لے گئے تھے"

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مکہ جانے کی غرض

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ سب سے پہلے اس بات پر غور کرنا ضروری ہے۔ کہ حضرت بابا صاحب کے مکہ جانے کی غرض کیا تھی۔ سکھ دوستوں نے اس کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے بعض لوگوں کے نزدیک حضرت بابا نانک صاحب کے مکہ معظمہ جانے کی غرض اسلام کی تردید اور سکھ مذہب کا پرچار تھا۔ (ملاحظہ ہو رسالہ امرت امرتسر نومبر ۱۹۳۶ء و گورو نانک صاحب و طواف کعبہ مصنفہ سردار سیوا سنگھ صاحب صفحہ ۲-۳) سکھوں کے مشہور مؤرخ گیانی گیان سنگھ صاحب نے۔ بابا صاحب کا بھائی مردانہ کو حج کرانے کے لئے مکہ معظمہ جانا ظاہر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو تاریخ گورو خالصہ ایڈیشن اوّل مطبوعہ گوبند سنگھ پریس سیالکوٹ شہر)

لیکن جب ہم جنم ساکھیوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جو کہ بقول سکھ ودوانوں کے حضرت بابا نانک صاحب کی تاریخ کی تمام کتب کا مخزن ہے۔ (ملاحظہ ہو اخبار پنجاب امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء) اور سکھ اتہاس کی سب سے پرانی اور پہلی کتاب ہے (ملاحظہ ہو اخبار شیر پنجاب ۱۹ نومبر ۱۹۴۵ء) تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ مکہ معظمہ حکم الٰہی کے ماتحت حج کی غرض سے گئے تھے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ "اے نانک درویش میں نے شیخوں کا عمل منسوخ کر دیا ہے۔ اور اب تم کو ہادی بنایا ہے تم اپنی ذات سے دنیا میں مثال (نظیر) قائم کرو۔ زمین کے نو کھنڈوں حصوں میں جسقدر متبرک مقامات ہیں سب کی زیارت کرو۔ مکہ مدینہ بھی جاؤ۔ اور حج کرو۔" (جنم ساکھی بھائی بالا اردو۔ جنم ساکھی بھائی بالا گورمکھی صفحہ ۱۳۶ اچھاپہ پتھر مطبوعہ ۱۸۹۰ء اور چھاپا ٹائپ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

مندرجہ بالا حوالہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ بابا صاحب کو مکہ شریف حج کرنے کے لئے جانے کا خدا تعالے کی طرف سے القا ہوا تھا۔

جنم ساکھی میں بابا صاحب کے مکہ معظمہ جانے کی غرض حج ہی بتائی ہے جیسا کہ لکھا ہے۔ کہ بھائی مردانہ نے بابا صاحب سے عرض کیا کہ:۔

"سچے پاتشاہ حاجی مکہ مدینہ کی حج کو چلے ہیں۔ کیونکہ مکہ مدینہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے۔ جو کوئی مکہ مدینہ کا حج کردا ہے۔ سو خدا اے دل آوندا ہے۔ جے حکم ہووے۔ تاں میں بھی مکہ مدینہ کی حج آواں" (جنم ساکھی صفحہ ۱۲۴)

حضرت بابا نانک صاحب نے فرمایا کہ:۔ "مردانہ تو بھی سچ کہتا ہے۔ جو کوئی فقیراں نوں دیس پردیس دیکھنا بھلا ہے اسیں بھی مکہ و مدینہ دیکھاں گے اتے اک دوسے سخن قاضی رکن الدین نال مذہب دے بھی کرنے ہیں تاں اک دن باباجی اتے مردانہ مکہ کی حج کو اٹھ چلے۔" (جنم ساکھی صفحہ ۱۲۴)

یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ بابا صاحب اور مردانہ مکہ معظمہ حج کیلئے گئے تھے۔

ایک اور مقام پر جنم ساکھی میں مرقوم ہے کہ:۔

"ندھوں چیتر کے دن میں اور جتا موسم بابا حج کعبہ کی جائے پہوتا سی۔" (جنم ساکھی صفحہ ۱۳۲)

الغرض ان حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ بابا صاحب نے مکہ معظمہ کا سفر خدا کے القا کے ماتحت حج کرنے کے لئے اختیار کیا تھا

حج کیا ہے

اس کے متعلق خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے شائع شدہ گورو گرنتھ کوش میں مرقوم ہے کہ:۔

"حج۔ مسلماناں دا مکہ جانا۔ مسلماناں دی مکہ دی خاص وقت تے طریقہ نال یاترا۔" (صفحہ ۲۵۴)

اب ظاہر ہے کہ مکہ معظمہ حج کیلئے جانیوالے لوگ اسلام کی حالت میں ہی جاتے ہیں۔ کوئی یہودی۔ عیسائی یا ہندو حج کرنے کے لئے کیا ویسے بھی مکہ معظمہ نہیں جاتا۔ اور بقول جنم ساکھی کسی غیر مسلم کو وہاں جانے بھی نہیں دیا جاتا۔ یاد رہے کہ یہ حوالہ جات جنم ساکھی کے نئے ایڈیشنوں سے حذف کر دیئے گئے ہیں۔

دوسری بات

اس سے متعلق دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ بابا صاحب نے اس سفر میں کیا طریق اختیار کیا۔ گوردوارہ ٹریبونل کے فاضل ججوں نے اپنے ایک فیصلہ میں لکھا ہے کہ "اس نے (یعنی بابا نانک صاحب نے) ایک مسلمان فقیر کے لباس میں مکہ کی یاترا بھی کی۔" (اداسی سکھ نہیں صفحہ ۲۲)

سکھ بھائیوں کے مشہور و معروف بزرگ بھائی گورداس صاحب فرماتے ہیں:۔

"بابا پھر مکے گیا نیل بستر دھار کے بن واری
عاصا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلّے دھاری"
(وار پہلی پوڑی ۳۲)

یعنی:۔ بابا صاحب نے نیلے رنگ کا لباس پہنا۔ ہاتھ میں عصا لیا۔ اور بغل میں کتاب (قرآن شریف) لٹکائی۔ اس کے ساتھ ہی وضو کرنے کے لئے لوٹا (کوزہ) اور نماز پڑھنے کیلئے مصلّےٰ بھی اپنے ساتھ رکھا۔ اور اذانیں دیتے ہوئے آپ مکہ شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔

ایک سکھ ودوان سردار جی بی سنگھ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل صوبہ سی پی تحریر فرماتے ہیں:۔ "بھائی گورداس نے بھی کتب کچھ لکھا ہے جس کے معنے حمائل شریف کئے جا سکتے ہیں۔ حمائل چھوٹی تقطیع کے قرآن شریف کو کہتے ہیں۔ جو ہلکا ہونے کے باعث مسلمان ایک غلاف میں ڈال کر بغل میں لٹکا لیا کرتے ہیں۔" (پراچین بیڑاں صفحہ ۱۳)

اس کے علاوہ بھائی سنتو کھ سنگھ صاحب نے نانک پرکاش میں اور گیانی دت سنگھ صاحب نے نانک پربودھ میں اور گیانی گیان سنگھ صاحب نے تواریخ گورو خالصہ میں۔ نیز باوا گنیش سنگھ صاحب نے گورو نانک سورج ودے جنم ساکھی میں باوا صاحب کا اسلامی لباس میں مکہ شریف جانا واضح الفاظ میں بیان کیا ہے

اسلامی لباس

حضرت بابا نانک صاحب کے اس اسلامی لباس سے متعلق دو قسم کے خیال ہی کئے جا سکتے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کا ظاہر اور باطن ایک تھا یعنی آپ نے اسلامی لباس اسی حالت میں اختیار کیا۔ کہ آپ دل سے بھی مسلمان تھے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ آپ نے محض مسلمانوں کو دھوکہ میں رکھنے کے لئے اسلامی لباس پہنا۔ دل سے آپ اسلام کے خلاف تھے۔

ہمیں تو یقین کامل ہے کہ حضرت بابا صاحب کا ظاہر اور باطن ایک تھا۔ آپ نے اپنی تمام زندگی میں کوئی بھی ایسی حرکت نہیں کی جس سے کسی دوسرے کو آپ کے متعلق کوئی دھوکہ لگ سکے۔ کیونکہ اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ اور ہونا کوئی پسندیدہ طریق نہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس طریق کی بہت مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

"جن من ہے سکھ ہور سے کاندھے کچیا"

یعنی جن کے دل میں کچھ ہو۔ اور ظاہر کچھ ہو ایسے لوگ قابل اعتبار نہیں بلکہ جھوٹے ہیں۔ گورو گوبند صاحب کا ایسے لوگوں کے متعلق مندرجہ ذیل فتویٰ ہے:۔

"اوپر سے لباس سکھ کا ہو۔ اور دل سے کپٹی۔ اور من مکھ اور پنتھ سے دشمنی رکھے ..... میرے پیارے سکھو! ایسے دشٹ کی سنگت نہیں کرنی۔ یہ سمجھنا کہ یہ سکھ کا بیٹا ہی نہیں۔ اور سکھ نہیں کوئی چنڈال ہے دین دنی میں اس کا منہ کالا ہوگا۔" (بچے مکت صفحہ ۲۱۵)

جب ہم حضرت بابا نانک صاحب کے اپنے کلام کی طرف رجوع کرتے ہیں تو آپ کا حسب ذیل ارشاد پاتے ہیں۔

"نیل بستر لے کپڑے پہرے ترک پٹھانی عمل کیا" (محلہ اصفحہ ۴۷)

یعنی ہم نے نیلے رنگ کا لباس پہنا۔ اور ترکوں اور پٹھانوں کی طرح عمل کیا۔ یعنی اپنی زندگی بھی اس کے مطابق بنائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

"اب غور کرنا چاہئے کہ یہ طریق کہ نیلے کپڑے پہننا اور عصا ہاتھ میں لینا۔ اور کوزہ اور مصلّےٰ ساتھ رکھنا۔ اور قرآن بغل میں لٹکانا۔ اور خانہ کعبہ کا قصد کر کے ہزاروں کوس کی مسافت قطع کر کے جانا اور وہاں مسجد میں جا کر قیام کرنا اور بانگ دینا۔ کیا یہ نشان مسلمانوں کے ہیں یا ہندوؤں کے۔ ظاہر ہے کہ مسلمان ہی حج کیلئے نیلے کپڑے پہن کر جایا کرتے ہیں۔ عصا بھی مسلمانوں کا شعار ہے اور مصلّے ساتھ رکھنا نمازیوں کا کام ہے۔ اور قرآن ساتھ لینا نیک بخت مسلمانوں کا طریق ہے۔ اگر کہو کہ یہ لباس اور یہ طریق مکر اور فریب سے اختیار کر لیا تھا۔ تو تم آپ ہی منصف بن کر جواب دو کہ کیا تمہارا نور قلب اور کانشنس بابا نانک صاحب کی نسبت یہ بات جائز رکھتا ہے۔ کہ انہوں نے باوجود اس یک رنگی کے جو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کی تھی پھر مکر اور فریب کے طریق کو بھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور بہروپیوں کی طرح باہر سے مسلمان بن کر اور اندر سے ہندو رہ کر حاجیوں کے ساتھ مکہ میں چلے گئے۔ میں اسوقت اس بات پر زور دینا نہیں چاہتا کہ یہ طریق کیسا ایک نیک انسان کے حالات کے منافی ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر ایک معمولی چال چلن کا انسان بھی ایسی فریب کی کارروائی کرے۔ تو وہ بھی قابل شرم ہوگا۔ مثلاً اگر کوئی مسلمان کہلا کر پھر زنار پہن لے اور پیشانی پر قشقہ لگا کر۔ اور بتوں کو بغل میں دبا کر جے گنگا جے گنگا کرتا ہوا ہندوؤں کے ساتھ ہر دوار پر جا کر اشنان کرتا ہے۔ تو اگرچہ وہ مسلمان ہو۔ مگر ہم ..

ایک فاضل دیوبند کی آپ بیتی

احمدیت قبول کرنے کی توفیق کس طرح ملی

مولوی عبداللطیف صاحب صواتی ریاست دیر فاضل دیوبند ہیں جو تحقیق حق کی خاطر جلسہ سے پہلے قادیان تشریف لائے اور خوب سرگرمی سے تحقیق کرتے رہے۔ آخر اللہ تعالٰے نے ان کو بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ انہوں نے ذیل کے مضمون میں اپنے مختصر حالات لکھے ہیں۔

ایک عرصہ سے میں عزم صمیم کئے ہوئے تھا کہ قادیان جاؤں اور بچشم خود سلسلہ احمدیہ کے حالات کا مشاہدہ کرکے جماعت احمدیہ کی مذہبی حالت کا اندازہ کروں۔ ان کے عقاید اور ان کے عام خیالات کا اچھی طرح عینی مشاہدہ کروں۔ اور جو جو الزامات اس جماعت پر لگائے جارہے ہیں۔ بچشم خود معائنہ کرتے ہوئے ان کی تردید یا تائید کروں۔ پھر حضرت امام سلسلہ احمدیہ کی زیارت کروں۔ اور دیکھوں کہ جن فرائض پسندیدہ و اوصاف حمیدہ سے ایک خلیفہ کو مزین ہونا چاہئے۔ وہ اُن میں ہیں یا نہیں اور عام احمدی صاحبان کی اخلاقی کیفیت کا حال معلوم کروں۔

حضرات یہ تھیں وہ وجوہ جنہوں نے میرے دل پر جبر کیا اور میں قادیان تک پہنچ گیا۔ چونکہ میرے دل میں یہ خیال پہلے سے دیرینہ پختگی اختیار کئے ہوتے تھا۔ کہ میری رہائش وغیرہ کا انتظام احمدی نہیں کرینگے۔ ہاں اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتے ہوئے بہت کچھ آرام کی توقع تھی۔ مگر مجھے یہ منظور نہ تھا۔ کہ میں جھوٹ بولوں اور اپنے آپ کو خواہ مخواہ احمدی ظاہر کروں۔ تحقیق و تجربہ کا مزا تو جب ہی ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو مخالف ظاہر کرے اور پھر دیکھے کہ مخالف پارٹی اس کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتی ہے۔

غرض میں رات کے وقت قادیان پہنچا اور دریافت کرتا ہوا مہمان خانہ تک پہنچ گیا اور منتظمین نے اسی وقت میری رہائش کا بندوبست کردیا اور آج تک مجھ کو خورد و نوش اور رہائش کے متعلق کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ اور منتظمین مہمانخانہ کا برتاؤ میرے ساتھ بہت ہی اچھا رہا۔ خاص کر جناب شیخ عبدالحق صاحب کا میں حد درجہ ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے بیماری وغیرہ کی حالت میں میرا خاص خیال رکھا اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے دی۔ مجھے بہت سے احمدی اصحاب سے ملنے اور تبادلہ خیالات کرنے کا اتفاق ہوا۔ جن کے اخلاق سے میں بے حد متاثر ہوا۔ مولوی حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے ختم نبوت پر مجھ سے تبادلہ خیالات مہمانخانہ میں کیا۔ تبادلہ خیالات کے تمام اوقات میں صرف میں ہی غیر احمدی تھا۔ اور باقی مجمع احمدی صاحبان کا تھا۔ مگر مجھے قطعاً محسوس نہ ہوا۔ کہ میں کسی مخالف مجمع میں ہوں۔ میں تو ہر اُس شخص کا جو مجھ سے ملتا تھا۔ اور پوچھتا تھا۔ کہ کیوں جناب آپ کی کچھ تسلی ہوئی کہ نہیں شاکر ہوں۔ حالانکہ اس سوال پر بھی ذمہ دار اصحاب کہدیتے کہ تمہیں یہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب ان کی تسلی ہو جائے گی۔ خود بخود معلوم ہو جائے گا۔

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کی ملاقات کے متعلق کچھ عرض کرونگا۔ اس ملاقات کا فخر مجھے جمعہ کے دن مسجد اقصٰے میں نصیب ہوا۔ میں نے جن نظروں سے حضرت صاحب پر نظر ڈالی وہ ایک معتقدانہ نظر نہ تھی۔ بلکہ ایسی نظر تھی۔ جو ایک متلاشیٔ حق تحقیق کی غرض سے اُس شخص پر ڈالتا ہے۔ جس کو کوئی دعوٰی ہو۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کو اس امر کا دعوٰی ہے کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ ہیں اور امت محمدیہ میں روحانی ایجاد کی کلوں پر کہ جن پر زنگ لگ گیا ہے صیقل کرنے آئے ہیں۔ میں نے ان کے طرز عمل و اخلاق کو ان نظروں سے دیکھا۔ کہ آیا وہ شان وہ اخلاق وہ روحانیت وہ طرز گفتگو وہ اخوت و ہمدردی وہ مساوات کہ جو ایک مصلح ملت میں ہونا چاہئے آپ میں ہے یا نہیں۔ ناظرین میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر عرض کر رہا ہوں۔ کہ جس وقت میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کو منبر پر خطبہ پڑھتے سنا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بحر ذخار ہے۔ جس میں سے موتی اُبل اُبل کر نکل رہے ہیں۔ جناب کی تقریر دلپذیر کچھ ایسی مضبوط اور جامع تھی۔ کہ اس کا ہر ایک پہلو بڑے سے بڑے پر مغز لیکچرار کو جھکا رہا تھا۔ صاف اور سادہ اتنی کہ ہر شخص اس سے مستفید ہو رہا تھا۔ کہا جاتا تھا۔ کہ دوران تقریر میں احمدی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کم لیکن مرزا صاحب کا ذکر بہت کرتے ہیں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح کی حالت میں نے تو یہ دیکھی۔ کہ جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پاک آتا۔ آپ مجسمہ رقت بن جاتے اور جہاں حضرت مرزا صاحب کا نام لینا ہوتا وہاں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام سے موسوم فرماتے۔ تقریر میں وہ مفید عالم باتیں بیان فرمائیں کہ جن پر واقعی آج اسلام کی زندگی کا انحصار ہے۔ پھر معارف قرآن وہ کہ جن سے روح زندہ ہو۔ اور ہر ایک بات قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں۔ پھر یہ نہیں کہ کہدیا رسول اکرمؐ ایسا کرتے تھے۔ تم بھی ایسا ہی کرو۔ بلکہ سب سے پیشتر اسوہ حسنہ رسول اللہ بعد میں اس امر کا ذکر کہ آپ ہمیشہ اس پر کاربند رہے۔ پھر اس کی دلیل کہ آپ کے اسوہ حسنہ سے ہی راہ نجات دینی و دنیوی وابستہ ہے پھر نہ صرف یہ دعوٰی کہ یہ قرآن کا حکم ہے۔ اس لئے اسے مانو۔ بلکہ یہ ثابت کر دینا۔ کہ جو کچھ فیصلہ قرآن نے کیا ہے۔ وہ دنیا کا کوئی دوسرا مذہب ہرگز ہرگز نہیں کرسکتا اور اگر کوئی دوسرا مذہب کرے تو اس کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔

یہ کیفیت روحانی تھی جو میں نے آنجناب کی تقریر میں دیکھی اور میں تعجب کرتا تھا کہ یہ کیسا زبردست انسان ہے۔ جو باوجود نہایت کمزور ہونے کے وہ طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو بڑے بڑے جسیم مقرر اس کے مقابلہ میں شمہ برابر بھی نہیں رکھتے۔ میں نے آپ کی تقریر کے ہر پہلو کو غور سے سنا اور جانچا تو صرف یہی معلوم ہوا۔ کہ ساری تقریر مفاد اسلام کے متعلق تھی۔

مَیں نے ایک اور بات جسے غور کے ساتھ دیکھا وہ یہ ہے۔ کہ سارے کا سارا سلسلہ اس پاک نفس خلیفہ کی ایک چھوٹی انگلی کے اشارہ پر چل رہا ہے۔ ہر شخص سر تسلیم خم کرتا ہوا اور اپنے امام کی محبت میں رنگین ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ غرض میں پہلے سلسلۂ احمدیہ کا سخت مخالف و معاند تھا۔ اور اس سلسلہ کی کتابیں پڑھنا یا احمدیوں کے خیالات سننا گناہ سمجھتا تھا۔ جب میں اپنے گاؤں میں تھا تو ایک شخص نے جس کا نام عبدالحکیم ہے۔ اور درپردہ احمدی تھا مجھ سے کہا کہ آپ مخالفت کرنے کی بجائے حضرت صاحب کی کتابیں پڑھیں اور اسباب کو مدنظر رکھیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میری امت کا اختلاف باعث رحمت ہے۔ اس پر میں نے کتابیں دیکھنی شروع کیں۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ اب تک میں بالکل اندھیرے میں پڑا ہوا تھا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اولوالعزم ہستی تھے۔ سلطان القلم تھے۔ اور دنیائے اسلام کی حالت کو پلٹنے کے لئے دنیا میں بھیجے گئے تھے۔ میرے قلم میں اتنی طاقت کہاں جو آپ کے اوصاف بے پایاں لکھوں

غرض آج خدا کے فضل و کرم سے میں بیعت سے مشرف ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ پاک استقامت عطا فرمائے اور تاحین حیات سلسلہ کی خدمت کی توفیق سے نوازے۔ غیر احمدی دوستوں سے عرض ہے کہ وہ میری طرح کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں ضرور دیکھا کریں اس سے انہیں بہت فائدہ ہوگا۔ خاکسار سید عبداللطیف صواتی ریاست دیر۔ ۶ جنوری ۱۹۴۶ء

ضروری تصحیح

گزشتہ پرچہ میں مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ کی طرف سے جن دو مجاہدین دفتر دوم کے نام شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک کی رقم غلط شائع ہوگئی ہے۔ اصل رقم دوسو اکیس ۲۲۱ روپے ہے۔

ضروری اعلان

دفتر تبلیغ کو ایسے علم دوست ہندو اور سکھ احباب کے پتوں کی ضرورت ہے۔ جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ احباب جماعت جس قدر جلد ممکن ہو پتے ارسال فرمائیں۔ دفتر تبلیغ کی طرف سے ان کی خدمت میں ضروری لٹریچر ارسال کیا جائیگا۔ اور ان سے خط و کتابت بھی کی جائے گی۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

ماہوار نقشہ بیعت دسمبر ۱۹۴۵ء مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

جماعت اور مبلغ کی متحدہ تبلیغ سے بہتر نتیجہ پیدا ہوتا ہے

نقشہ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا۔ کہ دسمبر ۴۵ء میں مبلغین کے ذریعہ ۷۹ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ مقامی تبلیغ کے ذریعہ ۸ دیہاتی مبلغین کے ذریعہ ۶۸ اور دیگر مبلغین کے ذریعہ تین کس نے احمدیت قبول کی۔ دیہاتی مبلغین کی کامیابی کا راز یہ ہے۔ کہ یہ اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کو تبلیغی مہمات کے لئے پوری طرح بیدار کرتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ ان کے غیر احمدی رشتہ داروں اور ارد گرد کے دیہات میں اثر پیدا کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں جہاں کامیابی ہوتی ہے۔ وہاں بیعت کی رَو چل پڑتی ہے

نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

ماہوار نقشہ بیعت دسمبر ۱۹۴۵ء مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر شمار	نام مبلغ	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام مبلغ	تعداد بیعت
۱	الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر بمبئی	×	۲۱	چوہدری عطاء اللہ صاحب علیپور والی	×
۲	مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ	×	۲۲	مولوی شیر محمد صاحب میانی ... نول	×
۳	مولوی عبد الغفور صاحب بھاگلپور	×	۲۳	مولوی رحیم بخش صاحب جوڑہ	۳۵
۴	مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگال	×	۲۴	حافظ بشیر احمد صاحب گنج مغلپورہ	×
۵	سید اعجاز احمد صاحب "	×	۲۵	خواجہ خورشید احمد صاحب ایمن آباد	۸
۶	مولوی عبد المالک خانصاحب حیدرآباد دکن	۱	۲۶	سید محمد امین شاہ صاحب گھنو والی	×
۷	مولوی عبد اللہ صاحب مالابار	×	۲۷	سید علی اصغر شاہ صاحب ہیبیاں	۴
۸	مولوی چراغ الدین صاحب پشاور	×	۲۸	مولوی جمال الدین صاحب پھلروان	×
۹	مولوی غلام احمد صاحب فرخ سندھ	×	۲۹	حافظ ابو ذر صاحب روڑہ	۲۵
۱۰	مولوی محمد حسین صاحب پونچھ		۳۰	مولوی شیخ محمد صاحب دینا پور	۱
۱۱	مولوی عبد القادر صاحب شیخوپورہ	×	۳۱	مولوی عبد المجید صاحب دہاریوال	۱
۱۲	مولوی فضل الدین صاحب آگرہ	×	۳۲	مولوی غلام رسول صاحب غازیکوٹ	×
۱۳	مولوی منظور احمد صاحب لکھنو	×	۳۳	حکیم احمد الدین صاحب بھینی میلواں	۲
۱۴	صاحبزادہ محمد طیب صاحب ...	×	۳۴	مولوی عبد الرحمٰن صاحب داتہ	×
۱۵	مولوی عبد الواحد صاحب سرینگر کشمیر	×	۳۵	مولوی احمد خانصاحب نسیم انچارج مقامی تبلیغ	۵
۱۶	مولوی بشیر احمد صاحب مدراس	۲	۳۶	مولوی عبد الرحیم صاحب عارف "	×
۱۷	گیانی عباد اللہ صاحب	×	۳۷	مولوی عبد الکریم صاحب "	×
۱۸	گیانی واحد حسین صاحب	×	۳۸	مولوی محمد منشی خانصاحب "	×
۱۹	مولوی سید احمد علی صاحب	×	۳۹	چوہدری محمد خان صاحب "	×
۲۰	ماسٹر مہدی شاہ صاحب اجنالہ	×	۴۰	چوہدری نبی بخش صاحب "	۳

غیر مبایعین کیلئے درس عبرت

حضرت مسیح موعود کے لئے علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب اربعین کے صفحہ ۷ پر ایک نہایت لطیف مضمون رقم فرمایا ہے۔ جس میں ہمارے بچھڑے ہوئے غیر مبایع دوستوں کے لئے سبق عبرت ہے۔ ہمارے محسن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو اعلےٰ وارفع شان بخشی ہے۔ غیر مبائعین نے اس کی تنقیص کا ایک یہ طریق بھی اختیار کر رکھا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم مبارک کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کا کلمہ بجائے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ اسلامی اصطلاح میں علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک کلمہ زمرہ انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے۔ ممکن ہے بعض ان میں سے عدم علم کی وجہ سے ایسا کرتے ہوں۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل لطیف عبارت ان کی آگاہی کے لئے پیش کی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"بعض بے خبر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اطلاق کرتی ہے۔ اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اس کو پاوے۔ میرا سلام اس کو کہے۔ اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا۔ صحابہ نے کہا۔ بلکہ خدا نے کہا۔ تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔ خود عام طور پر تمام مومنوں کی نسبت قرآن شریف میں صلوٰۃ اور سلام دونوں لفظ آئے ہیں۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی میں المخالفین نے جب براہین احمدیہ کا ریویو لکھا۔ اس کو پوچھنا چاہیئے۔ کہ کتاب مذکور کے صفحہ ۲۴۲ میں یہ الہام اس نے درج پایا۔ یا نہیں۔ اصحاب الصفۃ وما ادراک ما اصحاب الصفۃ ترٰی اعینہم تفیض من الدمع۔ یصلون علیک ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان وداعیا الی اللہ وسراجا منیرا۔ ترجمہ یہ ہے کہ یاد کر صفہ میں رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کس مرتبہ کے آدمی اور کس کامل درجہ کی ارادت رکھنے والے ہیں صفہ کے رہنے والے تو دیکھے گا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ اور تیرے پر درود بھیجیں گے۔ اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا۔ یعنی ہم اس پر ایمان لائے۔ اور اس کی بات سنی۔ اس کی یہ آواز ہے کہ اپنے ایمانوں کو خدا پر قوی کرو۔ وہ خدا کی طرف بلانے والا اور چمکتا ہوا چراغ ہے۔ اب دیکھو کہ اس الہام میں نیک بندوں کی یہ علامت رکھی ہے۔ کہ میرے پر درود بھیجیں گے۔ ..... بلکہ اس الہام میں تو اس اعتراض سے سخت تر ایک اور اعتراض ہو سکتا تھا۔ اور وہ یہ کہ داعی الی اللہ اور سراج منیر یہ دو نام اور دو خطاب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف میں دیئے گئے ہیں۔ پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دیئے گئے۔ کیا یہ اعتراض درود بھیجنے سے کچھ کم تھا۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر براہین احمدیہ کے دوسرے الہامات پر اعتراض ہو سکتے تھے ......

غرض اعتراض کرنے والے اپنے اعتراضوں کے وقت یہ نہیں سوچتے۔ کہ جس شخص نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے۔ وہ تو وہ شخص ہے۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اعزاز و اکرام کے الفاظ ہیں۔ اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ عزت دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ کیسی خوش قسمت وہ امت ہے کہ جس کے ۲۔ اول سرے میں ہوں۔ اور آخر میں مسیح موعود ہے۔ اور حدیثوں سے صاف طور پر ثابت ہے کہ اگرچہ وہ ایک شخص امت میں سے ہے مگر انبیاء کی اس میں شان ہے پھر ایسے شخص کے حق میں صلوٰۃ اور سلام کیوں غیر موزوں اور غیر محل ہے۔ نہ معلوم ان لوگوں کی عقلوں پر کیا پتھر پڑے کہ جس شخص کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں اسکو ایک ایسا ذلیل سمجھتے ہیں کہ صلوٰۃ اور سلام کا بھی اس پر کہنا حرام ہے یہی وجہ تو ہے کہ ہم بار بار ان لوگوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرو اور سمجھو کہ جس شخص کو مسیح موعود کر کے بیان فرمایا گیا ہے۔ وہ کچھ معمولی آدمی نہیں ہے بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت ...

(بقیہ صفحہ ۶)

آخر میں مَیں نے بیان کیا۔ کہ اگر آپ لوگ زندہ خدا کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو آؤ مسیح مہدی کو قبول کرو۔ اس کی کتابوں کو پڑھو۔ اور قرآن کی روشنی میں اسکی صداقت کو سمجھو۔ جنگ یورپ میں انگریزوں کی فتح بطور نشان جو پہلے سے آپ لوگوں میں بذریعہ "البشریٰ" فلسطین آپ کو بتادی گئی ہے۔ ان کے پورے ہونے پر غور کرو۔

الغرض بہت اچھا اثر ہوا۔ تقریر ختم ہونے پر سامعین جو ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے تھے۔ میرا ہاتھ پکڑ کر چومتے۔ قریباً ہر ایک نے کہا۔ بارک اللہ۔ بارک اللہ۔ واللہ یسلمکم واللہ لیعلمکم ما دکتور۔ یا شیخ واللہ نومن انشاء اللہ نحن فنکون من المصدقین و من المومنین ولا نکون من المکذبین نحن مومنین بالمھدی۔ بعض علماء کے چہرے پر میں نے غصے کے آثار دیکھے۔ مگر وہ چلے گئے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ مجھ سے بحث کرے یا کوئی سوال پوچھے البتہ غریب لوگوں نے سوالات کئے۔ اور کتابیں مانگیں۔ لجنۃ النور۔ نجم الہدیٰ۔ اور اعجاز المسیح اور البشریٰ جو مکرمی مولوی محمد شریف صاحب فلسطین سے منگائی گئی تھیں تقسیم کی گئیں۔ جماعت سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بعض احمدیوں کو ان علاقوں میں بھیج دے۔ تاکہ احمدی جماعت پیدا ہوجائے۔ یہ لوگ بڑی امداد کے محتاج ہیں۔ ان میں کبر نہیں ہے۔

تلاش ہوا

مورخہ ۲۶/۱۲/۴۵ کو ایک صاحب کا بٹوا قادیان کے سٹیشن پر یا سٹیشن سے آتے ہوئے کسی جگہ گر گیا تھا۔ اسمیں ۸۰ روپے کے قریب نوٹ تھے اور پانا گرہر (بنگال) سے قلعہ سوبھا سنگھ تک کا فرسٹ کلاس کا ٹکٹ آمد و واپسی کا موجود تھا۔ جن دوست کو ملے۔ وہ حسب ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں معقول انعام دیا جائے گا۔

(محفوظ الرحمٰن دفتر تحریک جدید قادیان)

ہاگورا

ورم تلی۔ جگر۔ معدہ کی بیماریوں نیز قبض اور ملیریا و موسمی بخاروں کے لئے بہترین دوائی۔ چھوٹی شیشی تین اونس ۶ خوراک ۱۰ر بڑی شیشی ۱۲ اونس ۲۴ خوراک مکمل کورس دو روپے ڈاک خرچ بارہ آنے۔ معقول شرائط ایجنسی طلب فرمائیں۔ سول ایجنٹ:۔ افضل برادرز قادیان۔ قادیان کے ہر دوا فروش سے طلب فرمائیں۔ ایس۔ ایم عبداللہ احمدی

ہاگورا فارمیسی وزیر آباد (پنجاب)

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجربہ فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔

قیمت مکمل کورس سولہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

راحت لساں گولیاں

اعصاب کی تقویت کے لئے بہترین چیز ہے بھوک خوب لگاتی اور خالص خون پیدا کرتی ہیں لطف یہ کہ قبض کشا ہیں۔ اگر ایک ہفتہ تک استعمال کے بعد فائدہ محسوس نہ ہو تو واپس بھیج دیں بعد وضع محصول ڈاک قیمت ارسال کردی جائے گی۔ قیمت دو روپیہ کی چالیس گولیاں علاوہ محصول ڈاک

سیف برادرس قادیان

ایک عظیم الشّان صداقت

دنیا میں ایسا کوئی ملک نہیں جس کا کوئی حاکم نہ ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ مختلف خیالات کی رعایا بغیر کسی رہنما کے ریاست کا کام کامیابی سے چلا سکے۔ اسی طرح دنیا میں ایسا کوئی لشکر نہیں جسکا کوئی کمانڈر نہ ہو کیونکہ یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی فوج بغیر کسی فوجی افسر کے میدان جنگ میں کامیاب ہو سکے۔ اسی طرح دنیا میں ایسا کوئی مدرسہ نہیں۔ جس کا کوئی مدرس نہ ہو۔ کیونکہ یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ طلباء اپنے پاس تعلیمی کتب رکھتے ہوئے پھر بھی بغیر کسی مدرس کے صحیح تعلیم حاصل کر سکیں۔ اسیطرح یہ بھی ممکن نہیں کہ کروڑ ہا مسلمان گو وہ اپنے پاس دینی کتب رکھتے ہوئے پھر بھی مختلف مذہبی فرقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ وہ بغیر کسی ربانی مصلح کی صحیح رہنمائی کے ما انا علیہ واصحابی کی جنتی جماعت میں شامل ہو سکیں۔ اسی لئے اس عالم الغیب ہستی نے تیرہ سو سال بیشتر اپنے عظیم الشان رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مبعوث فرمائے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا اس کے مطابق ہر صدی کے ابتداء میں ایسے ربانی مصلح کا ظہور ہوتا رہا۔ جس کے ذریعہ ما انا علیہ واصحابی کی جنتی جماعت قائم ہوتی رہی۔ یہ ایک ایسی عظیم الشان صداقت ہے کہ اس کا ماننا خدا تعالیٰ نے ہر مومن مرد و عورت پر فرض کر دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ یعنی اے مومنو! خدا کا خوف کرو۔ اور صداقت ماننے والی جماعت میں شامل ہو جاؤ اس الٰہی ارشاد کی تعمیل پر جن کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے۔ وہ یہ عظیم الشان صداقت بسر و چشم قبول کرتے چلے جارہے ہیں۔ مگر جن کے دل میں خدا کا خوف نہیں وہ نہ صرف نہیں مانتے بلکہ وہ اس کی سخت مخالفت اور تکذیب کرتے چلے جارہے ہیں۔ جس کا نتیجہ وہ قبر میں دفن ہوتے ہی دیکھیں گے۔ فقط

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے!

(مینیجر)

اعلان نکاح

میرے لڑکے مرزا عبدالسمیع اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کا نکاح مسمات مظہر خورشید بیگم بنت بابو احتیاج علی صاحب زبیری شاہجہانپوری کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر ۱۲/۵/۲۹ کو مسجد مبارک قادیان میں جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ جانبین کے لئے یہ رشتہ برکات کا موجب ہو۔ والسلام

عاجز مرزا عبدالکریم ریٹائرڈ

دارالعلوم قادیان دارالامان

اعلان نکاح

مؤرخہ ۲/۱ بعد نماز ظہر میرے بیٹے شیخ محمود احمد صاحب کا نکاح فردوس خاتون صاحبہ بنت میاں فضل کریم صاحب پراچہ وکیل قادیان سے ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ دعا فرمائی جائے کہ یہ نکاح طرفین کے واسطے بابرکت ہو۔

شیخ غلام قادر احمدی گوجرانوالہ

خدا تعالیٰ کا نشان بننے کیلئے بہترین راہ

"جماعت کے نوجوانوں کو...... توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ اپنے دلوں میں ایک عزم اور ارادہ لیکر کھڑے ہوں۔ کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے۔ اور اِس طرز پر اپنی زندگیاں گزاریں۔ کہ ان کا وجود ہی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائے۔ یہ نہ ہو کہ صرف ان کی زبانیں نشانات بیان کریں۔ بلکہ ایسا ہو۔ کہ ان کے جسم بھی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائیں۔ اور یہ کچھ بعید نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بھی اپنے فضلوں کے دروازے ویسے ہی کھلے رکھے ہیں۔ جیسے ان سے پہلوں کے لئے کھولے گئے تھے۔"

(الفضل ۱۳؍اپریل ۱۹۳۸ء)

یہ وُہ کام ہے۔ جس کو نوجوانانِ احمدیت کے سامنے پیش کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا تھا۔ ہمارے جسم بھی خدا تعالیٰ کا نشان بن سکتے ہیں۔ جب ہم عملاً خدا تعالیٰ کے ہوجائیں۔ ہمارا مرنا۔ جینا۔ ہمارا اٹھنا بیٹھنا۔ ہمارا چلنا پھرنا۔ ہماری ہر حرکت خدا تعالیٰ کے لئے ہوجائے۔ اور اس طور پر خدا تعالیٰ کا ہونے کے لئے

وقف زندگی

بہترین راہ ہے۔ نوجوانوں کی اصلاح اور ان کو اس قابل بنانا۔ کہ آئندہ وُہ جماعتی ذمہ واریوں کو اٹھا سکیں یہ دونوں ایسے کام ہیں۔ جن کے لئے وقف زندگی کی قربانی نہایت معمولی قربانی ہے۔ ہمارے مقاصد بلند ہیں مقاصد اور کام کی بلندی کے پیشِ نظر نوجوانانِ احمدیت! آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ میں سے ہر قسم کے لوگ اس اہم کام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں گے؛

عباس احمد خان معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ رجنوری۔ حکومت برطانیہ کے وکیل متعینہ تبت سر باسل گولڈ دس سال سکم میں گذارنے کے بعد وطن واپس آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ تبت میں کپڑے کی کمی ہے۔ اور سب سے زیادہ اہم یہ کہ وہاں چائے کا قحط ہے۔

لاہور ۱۰ رجنوری۔ لاہور۔ امرتسر اور راولپنڈی میں غالباً ایک سال کے لئے اور گندم اور چینی کا راشننگ جاری رہے گا۔ ۱۹۴۶ء کے لئے راشن کی نئی کتابیں تیار ہو کر مختلف وارڈ افسروں کے پاس پہنچ چکی ہیں۔ اور نام وغیرہ درج کئے جا رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۰ رجنوری۔ آج برطانوی پارلیمنٹ کے وفد کے ارکان نے ۲ گھنٹوں تک مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ اجلاس کے اختتام کے بعد مسٹر سورنس نے ایک اخبار نویس کو بتایا۔ مسٹر جناح نے پاکستان کے نظریہ کی توجیہہ معقول اور جذباتی انداز میں کی۔ میں اسے اپنے نہاں خانہ دماغ میں محفوظ رکھوں گا۔ مسٹر ہاکیس بارس نے کہا۔ مسٹر جناح کے الفاظ سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ کیونکہ مسٹر جناح نے اس بارے میں نئی روشنی ڈالی ہے۔ مسٹر نکلس نے اس گفتگو کو دلچسپ اور بصیرت افروز قرار دیا۔ لارڈ کورمسٹ کے نزدیک مسٹر جناح کی گفتگو پر از معلومات تھی۔

نئی دہلی ۱۱ رجنوری۔ آج ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا۔ کہ حکومت ہند نے مشرقی ممالک میں مقیم ہندوستانیوں کی امداد کے لئے کیا طریق اختیار کئے ہیں۔ ان کو طبی امداد بہم پہنچانے کے لئے ڈاکٹروں کی چار پارٹیاں ادویات اور ضروری سامان کے ساتھ روانہ کی جائینگی۔ ان میں سے جو لوگ واپس آسکیں گے۔ انہیں بہت جلد لانے کی کوشش کی جائے گی۔ غریب مزدوروں کو مالی امداد دی جائیگی۔ شنگھائی کے ہندوستانیوں کی امداد کے لئے حکومت ہند نے تین لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ سیام اور ملایا کے لئے ایک ایک لاکھ۔

نئی دہلی ۱۱ رجنوری۔ پارلیمانی وفد کے ممبروں نے آج صبح اینگلو انڈین لیڈر مسٹر فرینک انتھونی سے ملاقات کی۔ سلسلہ گفتگو پچاس منٹ تک جاری رہا۔ آج ریڈیکل ڈیموکریٹک سوسائٹی اور کمیونسٹ پارٹی کے نمائندگان سے بھی ملاقات کی۔ اس کے بعد آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے ایک ڈیلیگیشن سے جو مسٹر حسین بھائی لال جی کی زیر قیادت تھا۔ ملاقات کی۔ امید ہے۔ کہ اس ماہ کے آخر میں گاندھی جی اور مسٹر راجگوپال آچاریہ سے مدراس میں ملاقات ہوگی۔

ٹوکیو ۱۱ رجنوری۔ وزیر اعظم جاپان بیرن شیدی ہارا نے اپنی کیبنٹ کا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ یہ استعفیٰ جنرل میکارتھر کے اس حکم کے نتیجہ میں ہے۔ جو چند روز ہوئے۔ انہوں نے دیا تھا۔ کہ جن سرکاری افسروں پر دوسروں کی آزادی چھیننے اور ظلم کرنے کا الزام ہے۔ انہیں کیبنٹ سے نکال دیا جائے۔ اس پر جاپانی کیبنٹ کا خاص اجلاس ہوا۔ اور اس میں یہ قرار پایا تھا۔ کہ اس معاملہ کا آخری فیصلہ وزیر اعظم پر چھوڑ دیا جائے۔

لاہور ۱۱ رجنوری۔ صوبیدار شنگھا را سنگھ اور جمعدار فتح خاں کے مقدمہ کے سلسلہ میں سب جج دہلی کے حکم کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی گئی ہے۔ آج ہائیکورٹ نے فوجی عدالت کو امتناعی احکام صادر کر دیئے ہیں۔ کہ استغاثہ کی گواہیاں ختم ہونے پر مقدمہ کی کارروائی بند کر دی جائے۔

بمبئی ۱۰ رجنوری۔ حکومت ہند کے لیبر ڈیپارٹمنٹ نے ایک بل تیار کیا ہے۔ جس کی رو سے کارخانوں کاروباری اداروں۔ کامرس اور زراعت میں کام کرنے والے مزدوروں کی تنخواہیں مقرر کر دی جائینگی۔ یہ بل سارے برطانوی ہندوستان پر عائد ہوگا۔ حکومت ہند کی منظوری کے بعد یہ بل نافذ کر دیا جائیگا۔ اس بل کے مطابق صوبائی حکومتوں کو بل کے نفاذ کے دو سال کے عرصہ میں کارخانوں وغیرہ میں کام کرنے والے مزدوروں کی کم از کم اجرتیں مقرر کرنی ہونگی۔ ایک دن ۸ گھنٹوں کا شمار ہوگا۔ صوبائی حکومتیں مقرر کردہ اجرتوں میں وقتاً فوقتاً تبدیلی کر سکیں گی۔ پانچ سال کے عرصہ میں اجرتوں میں لازمی طور پر تبدیلی کرنی ہوگی۔ کوئی مالک کسی مزدور کو مقرر شدہ اجرت سے کم اجرت نہ دے سکے گا۔ خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔ جو چھ ماہ قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ تک ہوگی۔

ہانگ کانگ ۱۰ رجنوری۔ ہندوستانی فوجیں ہانگ کانگ میں پہنچ رہی ہیں۔ یہ فوجیں زمانہ امن میں ہانگ کانگ کی محافظ فوجوں کا ایک حصہ ہونگی۔

چٹاگانگ ۱۰ رجنوری آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سول لیبر یونیٹ کے دو سو مزدوروں نے چٹاگانگ کے قریب ایک گاؤں کے باشندوں کے گھروں کو جلا دیا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ دیہاتیوں نے چند مزدوروں کو زدو کوب کیا تھا۔

کراچی ۹ رجنوری۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں حروں کی ہنگامہ آرائی سے سندھ میں جو صورت حالات پیدا ہوگئی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ حروں نے برطانوی حکومت کے خلاف جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اور ایسے طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ جنہیں ہم دہشت انگیزی بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ مزاحمت کرنے والوں کی ٹولیاں ہیں۔ ہم حروں کے اقدامات کی مذمت کر سکتے ہیں۔ مگر ایک بڑی جماعت کی مجرموں اور بدمعاشوں کی ٹولی بنا کر قصہ مختصر کر دینا کسی طرح مناسب نہیں۔ اس تحریک کے پیچھے جو جذبات کام کر رہے ہیں۔ ان کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور اس طاقت کو دیکھنا چاہیئے۔ جس کی بنا پر حر اس جنگ میں مصروف ہیں۔ حروں نے حیرت انگیز استقامت کا اظہار کیا ہے۔ حروں کے ساتھ چھ سال سے ڈاکوؤں اور بدمعاشوں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے۔ لیکن وہ اب تک قبول اطاعت کے لئے آمادہ نہیں ہوئے۔ ایسی جماعت کے معاملہ کی تحقیق اور اس سے محتاط سلوک کرنے کی ضرورت ہے۔

سرہند ۱۰ رجنوری۔ موضع باغ سکندر تحصیل سرہند کے امام مسجد نے جس کی عمر ستر برس ہے۔ ایک پڑوسی کی بارہ سالہ لڑکی سے نکاح کر لیا ہے۔ یہ راز ابھی چند دن ہوئے کھلا۔ جبکہ لڑکی کے حاملہ ہونے کے آثار ظاہر ہوئے۔ مولوی کا کہنا ہے۔ کہ اس کی اس سے عرصہ کی آشنائی ہے۔ اور پچھلے دنوں اس نے ایک نزدیکی گاؤں میں لے جا کر اس سے نکاح بھی کر لیا ہے۔ لڑکی کے والدین کو اس پر اسرار شادی کا پتہ تک نہ چلا۔

یروشلم ۱۰ رجنوری۔ فلسطین کے تقریباً ساٹھ مسلم اور عیسائی عرب رہنماؤں نے کل ایک اجلاس میں فیصلہ کیا۔ کہ حکومت برطانیہ کی اس تجویز کو رد کر دیا جائے۔ کہ اینگلو امریکن تحقیقاتی کمشن کی رپورٹ مرتب ہونے تک فلسطین میں پندرہ سو یہودیوں کو ماہانہ آباد ہونے کی اجازت دی جائے۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ مفتی اعظم حضرت امین الحسینی کو فلسطین واپس بھیج دیا جائے۔

نئی دہلی ۱۰ رجنوری۔ محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے "جشن فتح" کی تقریب پر ایک پیغام جاری کیا ہے۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں کو مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔ آپ نے مخالفین لیگ کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی عیاریوں سے مسلمانوں کو اس چیز پر آمادہ نہیں کر سکینگے۔ کہ وہ مطالبۂ پاکستان کو ترک کر کے کسی کمتر چیز سے مطمئن ہو جائیں۔ پاکستان ہی ہندوستان کے آئینی مسئلہ کا واحد حل ہے۔ اور یہ ہندوستان اور پاکستان دونوں کے امن تحفظ اور خوشحالی کا ضامن ہوگا۔

قاہرہ ۱۰ رجنوری۔ شاہ ابن سعود آج قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں وہ ۱۲ دن قیام فرمائیں گے۔ قاہرہ پہنچنے پر شاہ ابن سعود کا شاہانہ استقبال ہوا۔ اکیس توپوں نے سلامی دی۔ شاہ حجاز شاہ فاروق کے ذاتی مہمان ہیں۔

دہلی ۱۰ رجنوری۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ حکومت نے ۱۹۴۵ء والے جوتوں سے متعلق کنٹرول آرڈر کو واپس لے لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ رجنوری۔ آج مسٹر حسین بھائی لال جی نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ میں نے پارلیمانی وفد کو ہندوستان کے شیعوں کی حالت سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ہندوستان کے ۳½ کروڑ شیعہ پاکستان کے خلاف ہیں۔

نئی دہلی ۱۱ رجنوری۔ پارلیمانی وفد آج رات فرنٹیر میل کے ذریعہ لاہور روانہ ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۱۱ رجنوری۔ آج فوجی عدالت میں کیپٹن عبد الرشید کا مقدمہ پھر شروع ہوا۔ اور صوبیدار احمد خاں کی شہادت ہوئی۔ وکیل صفائی نے جمعدار رضا حسن کی کل کی شہادت پر جرح کی۔

بٹاویہ ۱۱ رجنوری۔ سمرانگ اور سورا بایا کے ارد گرد برطانوی گشتی دستوں کا انڈونیشنوں کے ساتھ تصادم ہوگیا۔ امن قائم کرنے والی کور سے ہتھیار لے لئے گئے ہیں۔ کیونکہ اس میں کچھ ایسے اشخاص شامل ہوگئے ہیں۔ جن کا اس سے تعلق نہیں۔ اور در پردہ اسے شرارت کا آلہ کار بنانا چاہتے ہیں۔

ماسکو ۱۱ رجنوری۔ بلغاریہ سے آمدہ مشن کی جنرل الیسو سٹالن اور موسیو مولوٹاف سے گفتگو ختم ہوگئی ہے۔

لنڈن ۱۱ رجنوری۔ اتحادی ممالک کی جنرل اسمبلی کا اجلاس آج موسیو سپاٹ (بلجیئم) کی زیر صدارت شروع ہوا۔ صدر نے افتتاحیہ تقریر میں شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ اگر آپ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس جذبہ اور ہمت سے زیادہ انٹرنیشنل جذبہ اور ہمت پیدا کرنی چاہیئے۔ جو لیگ آف نیشنز کے وقت کارفرما تھی۔ نیز کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم دوسرے کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دیں۔